قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

جلد ۱ | ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۳۱ھ بروز بدھ | نمبر ۱۴

مدینۃ المسیح

ایوانِ خلافت

الحمد للہ کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اچھی ہے۔ ۱۳ ستمبر کو حضور نے عصر کے وقت حسب معمول سورۂ روم سے مسجد اقصیٰ میں درس دینا شروع کیا ہے اور اب بخاری بھی سنایا کرینگے +

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے جو درس صبح کو ہوتا ہے وہ بھی شروع ہے۔ اور مستورات میں درس قرآن و بخاری پھر جاری ہو گیا ہے +

اہل بیت نبوی

صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب شملہ میں تشریف رکھتی ہیں اور بیس ستمبر تک قادیان پہنچ جانے کی امید ہے۔ آپنے بذریعہ تار خلیفۃ المسیح کی طبیعت کا حال دریافت کیا۔ حضور نے لکھوایا کہ اب آرام ہے +

مدرسۃ البنات

گرل سکول میں پینتیس کے قریب لڑکیاں پڑھتی ہیں تیسری چوتھی جماعت میں پانچ لڑکیاں ہیں اور دو اُستانیاں بیس و دس روپیہ ماہوار تنخواہ پر مقرر ہیں بیرونجات کے بعض احباب نے اپنی خواہش ظاہر کی ہے کہ جس طرح انکے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہے اسی طرح انکی بچیوں کیلئے بھی ہو۔ یہ بہت مبارک خیال ہے۔ مگر ابھی غالباً اس کا وقت نہیں آیا۔ اسکے لئے ضرورت ہے ایک بڑے مکان کی۔ اور پھر کوئی ایسی صورت ہے کہ بچیاں حضرت ام المومنین اور ایسی بزرگ خواتین کی زیر تربیت رہ سکیں۔ فی الحال تو مقامی لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے بھی صدر انجمن کا کوئی مکان نہیں۔ ام المومنین نے نہایت مہربانی سے اپنا ایک مکان دے رکھا ہے۔ پھر سوال ہے اُستانیوں کے بارے میں جو دین سے اعلیٰ واقفیت رکھنے کے علاوہ تعلیم مروجہ اور دستکاری میں بھی خوب ماہر ہوں۔ پچھلے دنوں ایک صاحب نے آنریری طور پر کام کرنے کے لئے ایک سکیم طیار کی تھی۔ مگر وہ بھی عمل میں نہ آسکی +

دار العلوم

۱ ستمبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کھلے گا۔ عمارت بہت شاندار و خوشنما تیار ہوئی ہے۔ برآمدوں میں فرش شروع ہو گیا ہے۔ کمروں میں کافی روشنی نہ آنے اور آواز کی گونج پیدا ہو جانے کا نقص بیان کیا جاتا ہے۔ جس کے رفع کرنے کی طرف محکمۂ تعمیر کے آفیسروں کی توجہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ بھی اسی تاریخ کو کھلے گا۔ لڑکے آرہے ہیں۔ اور امید ہے کہ تاریخ افتتاح پر سب حاضر ہو جائینگے۔ اس دفعہ چندہ کی تحصیل کے لئے لڑکوں کو کاپیاں نہیں دیگئیں۔ جو ایک قابل افسوس امر ہے۔ اس طرح لڑکوں میں دینی کام کرنے کی ایک رُوح پیدا ہو جاتی تھی +

آمد مہماناں

اس ہفتے ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی لاہور سے ایک دن کے لئے تشریف لائے۔ برادر علی احمد صاحب ایم اے الہ آباد سے۔ اور برادر عبد المجید صاحب پٹنہ سے۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب بھینی (گوجرانوالہ) سے تشریف لائے۔ شیخ تیمور صاحب بھی یہیں تشریف رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد حسین

آمد محاسب

۷ ستمبر سے ۱۳ ستمبر تک لنگر ۹-۴-۴۸ روپے آنے۔ مدرسہ انگریزی ۶-۳-۱-۳۰۱ + اعانت ۶-۷-۸-۲۶ + مدرسہ احمدیہ ۳-۱۰-۹-۱۵۹ + آمد ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ الفضل کی تحریک نے لنگر کے متعلق کافی اثر کیا ہے +

متفرقات

ڈسٹرکٹ انجینیر اپنے ایک سب اورسیر کے ساتھ مذبح کے لئے چاردیواری کی جگہ تجویز کرنے اور اس کے خرچ کا اندازہ لگانے کے لئے تشریف لائے فی الحال کوئی جگہ بعض ہندوؤں کی دراندازی کی وجہ سے حالانکہ ان کا غالب حصہ بھی گوشت خور ہے مقرر نہیں ہو سکی۔ بہتر ہے آبادی سے باہر کوئی زمین کرایہ پر لے لی جائے۔ اٹھائیس ستمبر کو صدر انجمن کا اجلاس ہو گا + مقبرہ بہشتی میں ایک نوجوان محمد شریف نام سکھوں کا جو مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا تھا۔ دفن ہوا۔ ۱۵ و ۱۶ کی درمیانی رات کو مغرب و عشاء کے درمیان پورا چاند گرہن

(باہتمام مینیجر میرزا عبد الغفور بیگ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میرزا محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے چھپ کر شائع ہوا)

برقی خبریں

ترکی و بلغاریہ کی گفتگوئے صلح ترکی و بلغاری مندوبین کے درمیان مجلس تصفیہ ۹ ستمبر کو بہت دوستانہ انداز سے شروع ہوئی لیکن ہر دو فریق کے نقطہائے خیال میں بہت فرق ہے۔ در اثنا کا ایک نیم سرکاری اخبار رقمطراز ہے کہ تمام طاقتیں ترکی و بلغاریہ کے باہمی سمجھوتہ کی کامیابی چاہتی ہیں۔ اور انکے درمیان سے عناد کی آخر چنگاری تک بجھا دینے میں ساعی ہیں۔ اگرچہ بلغاری مندوب قرق قلیسہ کو چھوڑنے کا خیال ہی نہیں کرتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کی تائید میں اصولی باتوں کا پہلے ہی سے فیصلہ ہو چکا ہے ۱۱ ستمبر تک گفتگوئے صلح کا انداز دوستانہ رہا قومیت کا مسئلہ پہلے ہی اجلاس میں اصولاً طے ہو گیا۔ بلغاریوں نے ڈیموٹیکا پر ترکی قبضہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ قرق قلعہ کا مسئلہ ابھی تک چھیڑا ہی نہیں۔ بلغاریہ کے دار الخلافہ صوفیہ میں گفتگوئے صلح سے نیک نتائج مرتب ہونے کی توقع کم ہوتی جاتی ہے وہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اگر ترکی اپنی حد سے بڑھے ہوئے مطالبات پر مصر ہے تو سلسلہ گفتگو کو منقطع کر دیا جائے مبصرین کا خیال ہے آخر وقت میں دول یورپ خصوصاً روس بابعالی پر دباؤ ڈالنے میں قاصر نہ رہیگا۔ اور زور دیگا کہ ترکی اپنے مطالبات کو اس طرح مرتب کرے کہ بلغاریہ کے لئے وہ قابل قبولیت ہوں ۱۱ ستمبر کی گفتگو میں بلغاری مندوبین دریائے مرتزا کی دوسری طرف ایڈریانوپل کے گرد ۲۰ کیلومیٹر علاقہ دینے پر آمادہ تھے

وزیر خارجیہ آسٹریا نے ہنگری کے ساہوکاروں پر زور دیا ہے کہ بلغاریہ کو ۳۰ ملین کراؤن قرض دینے میں حیل و حجت سے کام نہیں۔

یونان و ترکی ہر دو ملکوں کے تعلقات کی تجدید کے لئے ضروری ہے کہ وقف و قومیت کے اہم مسائل کا تصفیہ ہو جائے ترکی چاہتی ہے کہ مفتوحہ صوبجات کی تمام سرکاری املاک وقف تصور کیجائیں۔ یونان صرف مذہبی املاک کو وقف ماننے پر مصر ہے یونان کی خواہش ہے کہ قومیت کے بارے میں جو معاہدہ ہو۔ وہ ان تمام یونانیوں پر جو ترکی میں سکونت پذیر ہیں حاوی ہو اور تمام رعایتیں حسب دستور سابق رہیں۔ دول یورپ نے دیدہ غاج کے تخلیہ کی نسبت یونان کی یادداشت کا کوئی جواب نہیں دیا۔ یونانی اخبارات اس مقام کے فوراً خالی کر دینے پر زور دے رہے ہیں

یونان و جرمنی اور فرانس شاہ قسطنطین اور ولیعہد یونان جرمنی کی مصنوعی جنگ کا ملاحظہ کرنیکے لئے برلن گئے ہیں ۸ ستمبر کو قیصر نے ایک موزون تقریر کے بعد شاہ یونان کو فیلڈ مارشل کا نشان عطا کیا۔ قیصر کی تقریر کے جواب میں شاہ یونان نے بھی ایک تقریر کی جس کے باعث فرانس میں ناراضگی پھیل گئی ہے۔ فرانسیسی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ فرانس کو فخر تھا۔ کہ اسکے افسروں نے سپاہ یونان کو از سر نو مرتب و منظم کر دیا نیز فرنچ اسلحہ کی شاندار برتری پر اُوسے ناز تھا مزید برآں فرانس نے اسی مخالفت کے باوجود یونانی مطالبات کی تائید کی بعض فرانسیسی اخبارات تحریک کرتے ہیں کہ جنرل فیدوز اور دیگر فرانسیسی افسروں کو جنکی میعاد ملازمت میں حال میں دو سال کی توسیع کی گئی ہے واپس بلا لیا جائے وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ موجودہ شاہ یونان کا رویہ اپنے متوفی باپ کے خلاف ہے ملکہ یونان فرنچ ساخت کی اشیاء کی طرف سے لاپروائی کا اظہار کرتی ہیں یہ اخبارات پوچھتے ہیں کہ آیا جرمنی جزائر بحیرہ ایجین کے متعلق یونان کے مطالبات کی تائید کریگی ہجرمن اخبارات یونانی اخبارات کے اقتباس کو نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ یونان یا جرمن کا دشمن دونوں کا دشمن ہے اور دونوں کا مدعا بھی ایک ہے گورنمنٹ یونان فرانس کی ناراضگی کے دور کرنیکی کوشش کر رہی ہے اور اسکو غلط فہمی پر مبنی ظاہر کرتی ہے یونانی سفیر متعینہ فرانس نے وزیر اعظم فرانس سے ملاقات کی اور کہا کہ شاہ یونان کی تقریر کا یہ منشا نہ تہا کہ فرانس کے محسوسات کو صدمہ پہنچے بلکہ اس کے احسانات کا معترف ہے اور یونان تازہ غلط فہمی کو دور کرنیکے لئے سب کچھ کرنیکو طیار ہے

دیگر خبریں

ترکی ایرانی سرحد پر روسیوں اور ترکوں میں چار گھنٹہ تک لڑائی ہوئی روسیوں کے دو مقتول اور ۲۶ زخمی ترکوں کے ۸ مقتول اور ۱۲ زخمی ہوئے۔ خلیل خالد بے مشہور ترکی مصنف مقیم انگلینڈ ترکی کی طرف سے کونسل جنرل بمبئی مقرر ہوئے ہیں ✤

شورش چین۔ سرکاری فوجوں نے نانکنگ پر قبضہ کر لیا ہے لیکن تینوں کمان افسروں میں باہمی نزاع ہے تین جاپانی بھی لڑائی میں اتفاقیہ مارے گئے ہیں جاپان میں سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے وزیر اعظم جاپان نے ایک وفد سے کہا جاپان فوج کو حرکت میں لانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ٹائمز لندن اگرچہ موجودہ پریزیڈنٹ چین کا حامی ہے لیکن خواستگار ہے۔ کہ وہ اپنی افسوسناک طریق اور موجودہ روش کو تبدیل کرے کیونکہ اسکے بغیر قرض ملنا مشکل ہوگا چین کی وزارت تبدیل ہو گئی ہے جاپان کو شکایت ہے کہ چینیوں نے جاپانی جھنڈے کی ہتک کی ایک لفٹننٹ کو ہانکو میں برہنہ کرکے زد و کوب کیا ایک اور جاپانی افسر کو شنٹنگ میں گرفتار کیا اگر چین نے تاوان نہ مانگے گا۔ تاوان ادا نہ کریگا تو جاپان فی الفور مناسب کارروائی کریگا۔ جاپان نے نانکن میں ساحل پر فوجی گارڈ اتار دیا۔

جرمنی کا مصنوعی جنگ اور حادثات ایک ہوائی جہاز نے کونٹ زیپلن کی سرکردگی میں ہوائی سٹیشن تباہ کیا۔ اور اور متعاقب طیاروں سے بچکر نکل گیا۔ ہیگولینڈ سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر ایک ہوائی جہاز مسمی۔ زیپلن ایل آئی جو دو آبی آر پر دار کے ساتھ مصنوعی جنگ میں مصروف تھا بادلوں کے گھر جانے بارش کے ہونے اور طوفان کی وجہ سے سمندر میں گرکر غرق ہو گیا۔ تارپیڈو کشتیوں نے سات جانیں بچائیں ۱۳۔ آدمی غرق ہو گئے۔ جن میں وہ کپتان بھی شامل ہیں۔ زیپلن نمبر ۵ مصنوعی جنگ سے واپس آنے پر مخالف ہوا کے باعث چھت کے نیچے نہ رکھا جا سکا۔ ڈیڑھ سو آدمی اسکو تھامے ہوئے تھے لیکن ہوا کے جھونکے سے وہ یکایک بلند ہو گیا اور دو آدمی ساتھ ہی اڑکر زمین پر گر پڑے اور فوراً ہلاک ہو گئے آخرش جہاز کو چھت کے نیچے پہنچا دیا گیا۔ ایک فوجی غبارہ مصنوعی جنگ کے میدان میں گرا چار تماشائی ہلاک ہوئے۔

روسی بیڑہ۔ پانچ روسی جنگی جہاز اور چار کروزر پورٹ لینڈ میں انگلستان کے مہمان ہیں۔

ہڑتالیں۔ ڈبلن کی ہڑتال مزدوروں اور کاریگروں کا ایکا بحری تجارت کا ستیاناس کر رہا ہے۔ روئی کے کارخانجات کے مالکوں اور کام کرنیوالوں کا جھگڑا سات ماہ کے بعد مانچسٹر میں فیصل ہو گیا۔ انگلستان کے چیٹھی رساں ایکا کرکے کام چھوڑنے پر متفق ہو گئے ہیں

ہوم رول انگلستان میں پارلیمنٹ کی تعطیلات تو ہیں لیکن گورنمنٹ کے موید و مخالف دونوں تقریر و تحریر کے ذریعہ اپنے اپنے خیالات کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

آسٹریا و اٹلی۔ ٹریسٹ کی میونسپلٹی نے تمام اجنبی ملازمین کو موقوف کر دیا ہے اس پر اٹلی ناراض ہے۔

آتشزدگی۔ ہولپرنگ نامی مقام واقعہ امریکہ میں سخت آتشزدگی کے باعث دو ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے

پولیٹیکل قتل گوکیو دار السلطنت جاپان سے ۵ ستمبر کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر ایبے ڈائرکٹر خارجہ کو کسی شخص نے قتل کیا اسکا تعلق حادثہ نانکن کے متعلق بنایا جاتا ہے مسٹر ایبے کے قاتل ایک ۱۸ سالہ لڑکے مسمی۔ ....کا نے ہیری کاری کے رواج کے مطابق دو ستمبر کو خودکشی کر لی ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان - بروز بدھ - ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء

مسلمانوں کی سیاست

قرون اولی کے مسلمانوں میں سیاست دان تھے لیکن بیسویں صدی کے چالباز پولٹیشنوں سے ان کو کوئی نسبت نہ تھی مسلمان معاملہ فہم تھے لیکن ان کے قوانین دینی و دنیوی میں آجکل کی پالیسی کو دخل نہ تھا - وہ ایک وقت کمزور تھے لیکن حکومت وقت کے خلاف شورش نہ کرتے تھے اُن پر ظلم و ستم ہوئے اُن کی جان و آبرو پر حملہ کیا گیا انکے اعزا نہیں انسے بھی بڑھکر اُن کے رسول فداہ ابی و امی کو بھی مکہ کی گورنمنٹ کے ارکان نے نہ صرف سب و شتم سے یاد کیا بلکہ آپکی جان لینے کے بھی درپے ہوئے - ایسے کڑے ایسے نازک ایسے خطرناک وقت میں اُن قدوسیوں نے وہ کیا جو خاصان خدا کا حق ہوتا ہے - انہوں نے قانون مروجہ کی خلاف ورزی کرنے کی بجائے اپنے وطن مالوف کو ترک کرنا بہتر سمجھا انہوں نے بنی اسرائیل کی طرح فرعون کے ملک سے نکل جانے کو فساد و شورش بپا کرنے پر ترجیح دی - اور پیچھے آنے والی نسلوں کے لئے ایک مثال چھوڑ گئے - آہ - ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے تثلیث پرست گریبالڈی اور میزینی نیز مکالے اور شیکسپیر کی داستانیں تو توجہ اور غور سے پڑھیں - لیکن یہ معلوم کرنے کی تکلیف گوارا نہ کی کہ اُن کے توحید پرست اسلاف و اجداد کی سیاست و دیانت کا کیا رنگ تھا اس غفلت کا نتیجہ کیا ہوا وہ مسیحی سیاست یسوعی خیالات اور یوروپی جذبات سے متاثر ہو گئے حصول مدعا کے لئے اور حکومت سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے اہل وطن کی دیکھا دیکھی سخت کلامی اور نا ملائم روش اختیار کرلی - نوجوانوں نے سرگوشیاں کیں بڑوں نے نا جائز ٹھہرایا - اُن سے بھی بڑھ کر بعض شوریدہ سروں نے پُر امن حکومت کے خلاف جہاد کا وعظ شروع کردیا - گویا قرآن کریم کے ظاہری واقف اور ناواقف ہر دو گروہ نے قرآن پاک کی اصل تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے پاک صحابہ کا اسوہ حسنہ فراموش کر دیا اور ظہر الفساد فی البر والبحر کے مصداق ہو گئے - اب وہ خدا جس نے یونس کو مچھلی کے پیٹ میں رکھ کر بچا لیا جس نے نوح کو لکڑی کی کشتی کے ذریعہ تباہ کن طوفان سے نجات دی جس نے بحیرہ احمر میں ہوا رلا کر موسیٰ کو رہائی اور فرعون کو غرق کیا اُس نے مثیل موسیٰ کی امت کے لئے بھی پہلے سے سامان کر رکھے تھے - جب اسرائیل کے بھائیوں میں سے پیدا ہونے والے رسول کی نام لیوا قوم نے انبیاء علیہم السلام کی خلاف ورزی کرنے اور شریعت کے احکام سے روگردان ہونے والی باغی قوم یعنی مغضوب یہود کا رنگ اختیار کرلیا تو ان یہودیوں کی بگڑی ہوئی سیاست کو درست کرنے انکے قرآن اور قرآن لانے والے سے باغی ہونے کی تباہی خیز روش سے ہٹانے کے لئے ایک رہنما ایک ہادی ایک مہدی اور ایک عمانوئیل اور مسیح اسرائیل کا بادشاہ پیدا کیا -

اُس نے بتایا کہ فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچنا اور نفاق کی جوششوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہونا - ہمارے احکام میں سے ایک اہم حکم ہے - اُس نے حکم دیدیا کہ جو ہڑتالوں اور شورشوں میں شامل ہوتا ہے وہ مجھ سے نہیں جس نے اس حکم کی ذرا خلاف ورزی کی اُسے فوراً باوجود تعلق قرابت بے تعلق کردیا اُس نے لیگوں اور سیاسی انجمنوں کو مسلمانوں کے لئے بجائے مفید ہونے کے مضر سمجھا اور اُن کے وجود کو اُن کی قوم کے لئے نفع کی بجائے نقصان رساں خیال کیا - اور فرمایا

گورنمنٹ انگریزی کے سچے خیر خواہ بنے رہو اور دل سے اس کا شکر کرو کیونکہ اس گورنمنٹ کی برکت اور توجہ سے ہماری تمام تکلیفیں دور ہوئیں ہم مظلوم تھے ہمارے لئے عدالت کے دروازے کھولے ہم قید میں تھے ہمارے لئے آزادی حاصل ہوئی اور ہمارے حقوق زائل کئے گئے اور پھر وہ قائم کئے گئے کیا کوئی شریف انسان ایسی بدذاتی کرے گا کہ اپنے محسن سے دل میں کینہ رکھے اور نیکی کی جگہ بدی کرنے کے لئے تاکتا رہے ہرگز نہیں پس جو شخص ہم میں ہے اور ہماری جماعت میں سے ہے چاہیئے کہ وہ اس نصیحت کو ہماری آخری نصیحت سمجھے اور ہمیشہ مرتے دم تک اسی کا پابند رہے اور جو شخص اس اصول کو اپنا دستور العمل نہ بناوے وہ ایک ناپاک کرم اور ہم میں سے خارج ہے - ہم میں سے وہی ہے اور وہی ہوگا جو اس نصیحت کا پابند رہے -

اُس کے فیض یافتہ لوگوں نے اُس کے مطلب کو سمجھا اور اپنی بہتری اسی میں دیکھی کہ دنیا کے تمام رنگوں کو چھوڑ کر صبغۃ اللہ میں رنگین ہو جائیں اور ایک موقعہ پر اُس کے ایک سر بر آوردہ خادم نے ایک مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا "کسی نے محض تعلیمی غرض پر ایک نے ایک پہلو لیا ہے لیکن مذہب کا پہلو خالی ہے

اور وہ ہمارے لئے ہے آؤ ہم اس کو لے لیں "

پھر اُسکے نقش قدم پر چلنے والے اُس کے نوروں سے نور لینے والے ایک نورانی وجود نے صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ جو اُس کے خلاف کریگا ہم اُس سے بیزار ہونگے' پس یاد رکھو مسلمانوں کی قوم کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اپنے آسمانی بادشاہ کی حکومت کا جوا گردن پر رکھیں - اُس کی آواز کو ہاتف غیبی کی آواز یقین کریں اور مان لیں کہ اس زمانہ کے پُر آشوب سمندر میں جو طوفان ہے اُس سے صرف اب احمد کی کشتی پار اُتار سکتی ہے - اور ہلاکت کی امواج سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے اب اگر کوئی جودی کی چوٹی ہے تو وہ مسیح محمدی کی روحانی تعلیم کا منارہ ہے - پس مبارک ہیں وہ جو اُس کی آواز پر کان دھرتے ہیں - نجات یافتہ ہیں وہ جو بغاوت کی راہوں سے دور بھاگتے ہیں پاکباز ہیں وہ جو غلام احمد کے نقش قدم پر چلکر مصر سے نکل کر ارض مقدس کی راہ لیتے ہیں اور اس وقت وہی گاتے ہیں جو آسمان کے فرستادہ نے موجودہ حکومت کے متعلق گایا یعنی اُن کا ترانہ ہے ؎

تاج و تختِ ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

پس پیارو چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہیں جب آسمان تم کو مظلوم سمجھے گا تو خود تمہاری نصرت کریگا ابھی تمہیں ضرورت ہے اپنے اندر تغیر پیدا کرو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ؎

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ چڑھکر اثر رکھتا ہے کیوں نہو وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں انمیں جو رقت و سوز ہوتا ہے وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی الفت و محبت میں لکھے جاویں اُنکا اثر تو جادو سے بھی بڑھکر ہوتا ہے علاوہ ازیں آپنے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں وہ صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے

الاخبار والآراء

ایک گاؤں احمدی ہو گیا

اس خبر کے سننے سے احمدؐ کے دشمنوں کو رنج اور دوستوں کو خوشی ہو گی کہ موضع اُگھوال واقعہ تحصیل گورداسپور جہاں حال ہی میں جلسہ ہوا اور مولوی ثناءاللہ امرتسری کو بعض لوگوں نے مخالفت کے لئے مدعو کیا تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ سب کا سب احمدی ہو گیا ہے اور جہاں پہلے صرف چار یا پانچ گھر خاندان احمدی میں شامل تھے وہاں اب ۱۲۰ گھرانے مسلمان سے مسلمان بن گئے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ حق کی جس قدر الفت ہوتی ہے اسی قدر وہ ترقی کرتا ہے۔

عید الفطر اور مسلمانوں کی غلط روش

مسلمانوں کی بدقسمتی سے ایک گروہ تو ان میں پہلے ہی ایسا موجود تھا جو اسلامی نوروز یعنی محرم کو غم کے دن بنا بیٹھا تھا اب اور اور جدت پسند طبیعتیں پیدا ہو گئی ہیں جو عید میلاد۔ عید دستور اور دیگر نئی نئی عیدیں تو ایجاد کرتی رہتی ہیں۔ لیکن اصل عیدیں جو خدا نے مقرر کی تھیں خوشی کی بجائے یوم غم بنانا چاہتے ہیں چنانچہ امسال بعض اخبارات نے تحریک کی کہ عید کے دن سیاہ لباس پہنیں کلکتہ میں یکم ستمبر کو جلسہ ہوا کہ "مسلمان عید نہ منائیں"۔ ان تحریکوں کا مسلمانوں پر اثر ہوا۔ اور کانپور میں بقول پیسہ اخبار "عید نہیں ہوئی"۔ خدا معلوم عید کے منانے یا ہونے سے ان اخبارات کا کیا منشاء ہے اگر یہ اظہار ہے کہ ہم خوش نہیں۔ اور خدا سے بھی ناراض ہیں تو بہتر ہے کہ نمازیں بھی لگے ہاتھوں پڑھنا چھوڑ دیں۔ الٰہی تو ان یہود کی پیروی کرنے والوں کو مسلمان بنا۔ آمین +

مہاتما منشی رام اخبارات میں

گورنر گورو کل کانگڑہ یعنی مہاتما منشی رام جی کی ذات آج کل بہت سی چہ میگوئیاں کا موجب ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو لفٹنٹ گورنر آگرہ و اودھ اُن کی ذات کی نسبت فرماتے ہیں۔ "اُن کے ساتھ جو مختصر ایکسمنٹ بھر ٹھیرے وہ اُن کے صدق اور ان کے اخلاص سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دوسری طرف آریہ سماج کا اخبار آریہ گزٹ رقمطراز ہے کہ مہاتما جی نے ایک غریب لڑکے کو گورو کل میں داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن جب اسی لڑکے کی طرف سے فرضی نام رکھ کر اور ۲۵ ہزار روپیہ داخلہ کا وعدہ کر کے درخواست کی گئی تو مہاتما جی نے منظور فرما لیا۔ پھر آریہ گزٹ ہی دوسرے آریہ اخبار آریہ پتر کا کے حوالے سے لکھتا ہے کہ منشی رام جی کا بڑا پتر ہریشچندر جنرل پروفیسر گورو کل کانگڑی۔ پنڈت دیانند جی کے مقرر کردہ سدھانتوں کو ماننے سے انکاری ہے اور مہاتما جی چاہتے ہیں کہ ان سدھانتوں کو ماننے کے اقرار کا قاعدہ منسوخ کر دیا جائے۔"

ہمارے خیال میں منشی رام جی پر حملہ کرنا بیجا ہے اول الذکر حالت میں ممکن ہے کہ انہوں نے دوسروں کے مفاد کے خیال سے ۲۵ ہزار کی رقم لینا منظور کی ہو۔ اور موخرالذکر صورت میں اگر ایک تعلیم یافتہ نوجوان پنڈت دیانند کے مقرر کردہ سدھانتوں کو ناپسند کرتا ہے تو کیوں اُسے اُس کے ضمیر کے خلاف ایک بات ماننے پر مجبور کیا جائے +

یہودیوں کی بیداری

یہ زمانہ بھی عجائبات کے لحاظ سے بےنظیر ہے۔ مسیح کی آمد کے ساتھ ہی خیریت کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ بھوت بھاگ گئے۔ توہمات رخصت ہو گئے۔ ہر مذہب کو فکر ہو گیا۔ کہ اب مختصر قصے کہانیوں سے کام چلتا دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے سب نے اپنے اپنے مذہب کی کتر بیونت کر کے سائنس کے سانچہ میں بزعم خود ڈھال کر اس کی اشاعت پر کمر ہمت باندھ لی۔ اگر گنگا کے کنارہ کا پتھر پرست ہندو۔ برہمو سماج یا آریہ سماج یا ایسی ہی کسی اور سمتی یا سماج میں داخل ہو کر اپنے دھرم کی سیوا میں مشغول اور اُس کا پرچار دینی زندگی کا درخشندہ کارنامہ سمجھتا ہے تو فلسطین کا یہودی اسرائیل کے پادشاہ کا منتظر اس کوشش میں مصروف ہے۔ شام میں وسیع قطعات اراضی خرید کر اسرائیل کے پراگندہ شیرازہ کو جمع کرے اور جلال سے اترتے ہوئے پادشاہ کا استقبال کرے۔ بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ کوشش کرنے لگا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ یہود کی تعداد میں پھر اضافہ کرے اور موسےٰ کا دین غیر موسائیوں کو سکھلائے۔ چنانچہ نوشابہ خانم ایک یہودی لیڈی نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک کلب و لائبریری دہلی میں قائم کی ہے۔ بعض نوجوان ہندو یہودیت اختیار کر چکے ہیں۔ ایک نوجوان ہندو سے نوشابہ خانم کی لڑکی نازن خانم کی شادی ہونے والی ہے دلہن کے جہیز میں دس ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ کیا مغضوب اقوام کی اس بیداری سے صراط مستقیم پڑھنے کے دعویدار نہیں حاصل کرینگے +

روس کی حکمت عملی

جب سے حکومت روس کی باگ ایم سازانوف کے ہاتھ میں آئی ہے۔ اسی دن سے سلطنت اسلامیوں کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے۔ وزیر مذکور نے قلمدان وزارت سنبھالتے وقت کہا تھا "میری سیاست کا نصب العین ٹرکی کا تباہ کرنا ہوگا"۔ کہنے کو تو روس شمال کا جانور ہے۔ لیکن سیاسی حکمت عملی میں شیر سے شہزور اور پولیٹیکل کارروائیوں میں بلند پرواز عقاب کو بلندی سے پستی پر لانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بلقان میں جرمنی کی اور ایران میں انگریزی حکمت عملی کو جو شکست روسی ہاتھوں سے مل چکی ہے۔ وہ ہمارے اس خیال کی موید ہے۔ اور ابھی تک اس کا سلسلہ جاری ہے۔ سازانوف جہاں اپنے سابقہ وعدوں کا پابند ہو کر ٹرکی کی تخریب کے درپے ہے وہاں وہ پیٹر اعظم کے قول پر عمل کر کے "انگریزوں سے دوستی کرو اور ہندوستان کی طرف بڑھو" کی روسی پالیسی کا ایران میں عمل درآمد کر رہا ہے ابھی بصد مشکل ناصر الملک کو ایران کے معاملات کی باگ پکڑنے پر آمادہ کیا گیا تھا کہ سالارالدولہ بر بغاوت کے لئے تیار اور روسی سفارت خانہ میں پناہ گزین ہو گیا۔ اور اب اُس کی پنشن کا انتظام درپیش ہے۔ ایران و ٹرکی کی سرحد پر حال ہی میں روسیوں اور ترکوں میں جھپٹ ہو چکی ہے۔ غرضیکہ ایران کو دم لینے دیا جاتا ہے نہ کمزور شدہ ٹرکی کو چین سے بیٹھنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ یہ سب روس کی کارروائیاں ہیں جس کو بھانپنے والے آخر بھانپ گئے ہیں۔ کیونکہ بلقان میں ڈاکٹر وان بتھمن ہالوگ نے ایران میں سر ایڈورڈ گرے نے خاموش مگر کارگر سیاسی وار کرنے شروع کر دئے ہیں +

پنڈت دیورتن صاحب کی دیو سماج سے علیحدگی

اس خبر کو تعجب و حیرت سے سنا گیا ہے کہ پنڈت دیورتن صاحب سکرٹری دیو سماج کو دیو گرو نے ۲۴ سالہ خدمت کے بعد اپنی سماج سے خارج کر دیا ہے۔ اس

(۱۲۱)

اس بھیجد گی کے وجوہات پر ابھی تک نہ دیوسماجیوں کی طرف سے روشنی ڈالی گئی ہے نہ ہی پنڈت صاحب نے اُن کا اعلان کرنا مناسب سمجھا ہے اس لئے ذاتی قیاس سے کام لینا ذہن مصلحت وجودت نہیں ہمارے نزدیک پنڈت صاحب کے لئے مبارک ہے کہ وہ ایک انسان کو پوجنے کی ذلیل و مذموم پرستش سے چھوٹ گئے اُن کے لئے موقعہ ہے کہ وہ اس طرح متغیر ہونے والے تمام معبودوں کو چھوڑ کر ایک ازلی۔ ابدی اور غیر متغیر ذات پر ایمان لے آئیں جو اب ہیں اُم ہیں بلکہ اب ہے پکارنے والے کی پکار کو سنتا اور ایمان رکھنے والے کی روح کو اپنے دیدار سے مسرور کرتا ہے۔ اور اٹے وقت میں ساتھ دیتا ہے اب اُن کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ وہ ابو الانبیا کی طرح کہدیں لا احب الافلین میں چھپنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور انی برئ مما تشرکون اور میں انسان پرستی کی شرک سے بری ہوتا ہوں کیونکہ ایسا کرنے میں ان کو آدمی وقت وہ مزے کا قول جو آج اُن کے دل میں ہوگا بھول جائیگا۔ اور یہ کہنے کا موقعہ نہ آئیگا کہ "جس طرح میں نے اپنے بادشاہ کی خدمت کی ہے اگر میں اپنے خدا کی اس طرح عبادت کرتا تو وہ مصیبت کے وقت میرا ساتھ نہ چھوڑتا"+

سر ایڈورڈ کارسن

انگلستان موجودہ وزارت کو "لبرل" یا "حریت پسند" جماعت کی حکومت کہا جاتا ہے۔ اس کا فریق مخالف کانزرویٹو یا شاہ پسند جماعت کے نام سے موسوم ہے۔ موجودہ وزیر اعظم مسٹر ایسکیوتھ سے قبل مسٹر بالفور صدارت وزارت عظمیٰ پر ممتاز تھے اور تبدیل وزارت پر وہ فریق مخالف کے سرگروہ قرار پائے لیکن بعض وجوہات سے انہوں نے یہ منصب مسٹر بونرلا موجودہ سرگروہ شاہ پسند جماعت کے سپرد کر دیا۔ اب اس جماعت کو ہوم رول بل سے لبرل گروہ سے اختلاف ہوا ہے اور ان کی طرف سے سر کارسن لبرل حکومت کے مجوزہ ہوم رول بل کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ گو اس قانون کی رو سے آئرلینڈ کے صوبہ السٹر کے انگریز آباد کار سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اور وہ گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن ہوم رول بنانے پر آمادہ نہیں۔ سر کارسن دلیری سے گورنمنٹ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ آپ نے ۲۸ اگست کو بمقام

لوگوں کے مجمع میں ایک پرجوش تقریر کی اور والنٹیرز مطوعین کی قواعد ملاحظہ کرتے ہوئے فرمایا۔ میری گرفتاری کے لئے گورنمنٹ نے وارنٹ جاری کیا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ اس کی تعمیل کبھی نہ ہونے پائیگی۔ اب ایک طرف تو گورنمنٹ نے السٹر والوں کی تنبیہ کے لئے فوج بھیجنے کا ارادہ کیا ہے دوسری طرف السٹر کے مطوعین قواعد کرنے میں مصروف ہیں۔ السٹر والوں کے منگائے ہوئے اسلحہ آتشین گرفتار ہو چکے ہیں گورنمنٹ کو بغاوت کا یقین ہے۔ گر احتیاط سے کام لے رہی ہے لوگ بغاوت کے خوف سے ڈر کر ترک وطن کر رہے ہیں اموال و جائداد کے بیمے ہو رہے ہیں۔ سر کارسن نے تمام السٹر کے پادریوں سے اپیل کیا ہے کہ ۲۸ ستمبر کو السٹر ڈے کی تقریب منائی جائیگی اور دعا کی جائے۔ یہ ہیں دستوری حکومت کے کرشمے اور تہذیب جدید کے کارنامے۔ دیکھیں انجام کیا ہوتا اور اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے +

شورش چین اور جاپان

اگرچہ آج کل بنی نوع انسان کے بہت سے قومی ہمدرد حشرات الارض کی طرح پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن اصل ہمدردی مفقود اور عنقا ہے۔ خدا کے پاک لوگوں کی تعلیم میں پڑوسی کے حقوق کی نگہداشت ایک خاص مرتبہ رکھتی تھی۔ لیکن یوروپین اقوام کی دیکھا دیکھی اب اخلاق و تعالیم کا منبع ایشیا ہے۔ پڑوسی کو تکلیف و دکھ دینے میں یوروپ کا ہم پلہ ہو رہا ہے۔ جس جاپان کو ایشیا کی آئینہ امیدوں کا مرجع بنایا جاتا ہے اس کی چین کے متعلق افسوسناک روش اہل ایشیا کے لئے ایک سبق ہے۔ چین کی موجودہ خانہ جنگی جاپانی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ تمام باغی لیڈر جاپان میں ہی پناہ گزیں ہیں اور جاپانیوں نے نانکن کے دو جاپانی حجاموں اور ایک بقال کے اتفاقیہ قتل کو ایک نہایت سنگین معاملہ بنا کر شور و غل مچانا شروع کر دیا ہے حالانکہ گورنمنٹ چین نے منیر جاپان متعینہ پیکن کو پہلے ہی سے ایسے حادثات کے امکان کی اطلاع دیدی تھی اور نانکن کے جاپانیوں کے واپس بلانے کی درخواست کی تھی اور اب گورنمنٹ جاپان سے معذرت بھی کر لی ہے

جرمنی اور فرانس کی جنگ

یورپ ہوشیار مال اندیش

اور نقصان کی راہوں سے متنفر ہے۔ گو رسے سپاہیوں کا خون گرانے کے بغیر اپنے اغراض کی تحصیل اور مقاصد کی تکمیل کرنا چاہتا ہے۔ اس براعظم کی ہر ایک طاقت زمانہ حال کے قریب آمیز سیاست میں مشاق ہے۔ اگر کل جرمنی کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ "ٹرکی کی شکست ہماری شکست ہے" تو آج وہ بڑے فخر سے کہہ سکتا ہے کہ بلغاریہ کی تباہی ٹرکی کی کامیابی اور رومانیہ و یونان کی فتح ہماری توجہ قیصر کے مشورہ اور جرمن تربیت کا نتیجہ ہیں۔ کل اگر بلغاریہ کی فتوحات کو فرانس کے اسلاح اور فنون حرب پر محمول کیا جاتا تھا تو آج شاہ یونان برلن میں جا کر جرمن کی شاگردی پر نازاں اور اپنی فتح کو جرمن تربیت کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اب فرانس کا اخبار بلغاریہ۔ جرمنی کے فو مرید یونان کا دادو روک نہیں سکا۔ اور چت کر چکا ہے۔ اور جو بات کل جرمنی پر صادق آتی ہے وہی اب فرانس پر آ رہی ہے۔ فرانس یونان کے بادشاہ سے ناراض ہے اپنے افسر یونان سے واپس بلانا چاہتا ہے۔ بخلاف اس کے جرمن اخبارات یونان کے ممد و معاون اور اُسے بحیرہ ایجین کا واحد مالک بتا رہے ہیں۔ پس اب جرمنی نے اپنی سیاسی شکست کا بدلہ لے لیا ہے اور فرانس کو جس طرح اصل جنگ میں نیچا دکھایا تھا اسی طرح میدان سیاست میں زک دی ہے دیکھیں فرانس اس کا کیا تدارک کرتا ہے +

مسٹر محمد علی اور مرزا امیر حسن کا سفر ولایت

ذی ڈیر صاحب کامریڈ اور سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ ہر دو اصحاب ۱۰ ستمبر کو یکایک بمبئی سے عربیہ جہاز میں سوار ہو کر عازم ولایت ہو گئے اُن کے سفر کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اُن کے موید کہتے ہیں کہ وہ حادثہ کانپور اور ادھر دنیا کے دیگر مسائل کے متعلق اہل انگلستان سے ہمدردی کا اپیل کرنے گئے ہیں کہیں اُن کے مخالفوں کا قول ہے کہ "مولوی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار کی شہرت اور کامیابی سے جل کر اڈیٹر صاحب ہمدرد و کامریڈ نے عزم ولایت کر لیا اور اپنے مجوزہ وفد میں خواجہ کمال الدین و مسٹر جناح کا نام لینا اور مولوی محبوب عالم صاحب کا نام عمداً ترک کر دینا اس دعوے کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت کو جانتا ہے نہیں کہہ سکتے کہ ان ہر دو اصحاب کی نیت محض جاہ و شہرت طلبی ہے یا سیاحت ولایت یا ہندوستان خصوصاً مسلمانوں کی بہی خواہی البتہ یہ سوال جواب طلب ہے کہ ان کے اس سارے خرچ کا بوجھ کس پر پڑیگا۔ یہ تو مشکل ہے کہ سابقہ مسلم وفد کے منیجر یا سکرٹری صاحب لیگ اپنے ذاتی خرچ پر

ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں رکاوٹ

جو لوگ ہندوستان کی دو مقتدر اقوام یعنے ہندو مسلمانوں کو متفق و متحد اور سلطنت انگلشیہ کے ماتحت خوش و خورم زندگی بسر کرنا دیکھنا چاہتے ہیں اور جن کی خواہش ہے کہ دونو پڑوسی پر امن حکومت کے زیر سایہ آسائش و خوشحالی کی زندگی بسر کریں وہ یقیناً یہ سُن کر رنجیدہ ہونگے کہ ابھی تک اس ملک میں ایسے ناعاقبت اندیش برادران موجود ہیں جو یوسف کو تھوڑے داموں پر فروخت کرنا یا اپنے محبوب اوستاد کو چند ٹکوں کے لئے گرفتار کرا دینا معیوب نہیں سمجھتے ۔ چنانچہ لاہور کے ایک ناول فروش صاحب نے حال ہی میں اپنی ایک نو ترجمہ شدہ کتاب کی فروخت کے لئے جو اشتہار دیا ہے اس میں تحریر فرمایا ہے اکبر جہانگیر اور شاہجہان کی عیاشیاں اور عزنگزیب کی شراب خوریاں وغیرہ قطع نظر اسکے کہ یہ کمینہ الزامات غلط ہیں یا صحیح ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کے یہ سابقہ شہنشاہ آیا صرف مسلمانوں کے ہی تعلقدار تھے یا ہندوؤں سے بھی ان کا کوئی رشتہ تھا؟ پھر اُن کی ذلت ہم سب کی ذلت ہے یا نہیں؟ اور اگر خاندان کشں نیچ سے اونچ بنا ہوا چندر گپت اور دوسرے ویدوں کے دشمن بدھ دھرم ہندو قلم و زبان سے عزت کے الفاظ و اسباب پا سکتے ہیں تو کیوں شاہان اسلام کو اس کے برعکس یاد کیا جاتا ہے العجب ۔

کلکتہ کی قدر و قیمت

عام خیال یہ تھا کہ کلکتہ سے دہلی دار السلطنت تبدیل ہونے پر اس کی قدر و قیمت بہت کچھ کم ہو جائے گی ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ جو اہمیت اس شہر کو حاصل ہو چکی ہے وہ بہت عرصہ تک قائم رہنے والی ہے ۔ ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک کوٹھی کا ایک قطعہ زمین سینتالیس ہزار روپے پر فروخت ہوا ۔ یہ بہت بڑی قیمت اور ابھی دہلی کے مقابلہ میں گراں کہی جا سکتی ہے ۔

وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

خدا تعالےٰ نے اپنی قہاری کے نمونے مختلف رنگوں میں دکھائے لعلہم یتفکرون مگر اپنے حقیقی محسن و مربی کو بھول جانے والا انسان ایسا غافل ہے کہ مطلق توجہ نہیں کرتا ۔ ہندوستان میں کئی تباہی خیز سیلاب آ چکے ہیں ابھی اس ہفتہ میں دو حادثے ہو چکے ہیں ۔ ننگا پاٹم میں ایک کشتی پر گنجائش سے زیادہ مسافر سوار ہو گئے ۔ اور وہ ڈوب گئی ۔ اور انبالہ میں بہت سے آدمی ایک ندی پایاب گذر رہے تھے ۔ پانی کا ریلا آ گیا ۔ اور ڈیڑھ سو کے قریب مرد عورتیں اور بچے ڈوب گئے ۔ اب معلوم ہوا کہ امریکہ میں بھی ایسے سیلابوں نے کم قیامت نہیں برپا کی نیویارک میں ایسا طوفان باد و باران آیا ۔ کہ صدیوں پیچھے تک اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ گلی کوچوں میں پانی بھر گیا فصلیں ماری گئیں ۔ جہازوں کی تباہی ہوئی ۔ ساحل کٹ گئے جانوں کا نقصان بھی ہوا ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔ اپنی حالتوں کو درست کر لو کہ خدا کا غضب بھڑک رہا ہے ۔ ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

امرتسر کے کنوئیں کا احمدی دعویدار

ہمارے پاس ایک مراسلت پہنچی ہے جس میں یہ دعویٰ ہے کہ گورو بازار کا متنازعہ فیہ کنواں در اصل میرے بزرگوں کی ملکیت ہے اس لئے ہندوؤں کا کوئی حق نہیں کہ اس پر شور مچائیں ۔

جناب اڈیٹر صاحب ۔ عرض ہے کہ ایک کنواں امرتسر بازار گورو میں ہے جو ملکیت میری بزرگوں کی ہے جو ہندوؤں نے بزور قبضہ کر لیا ہے جس کو اب سرکار نے دبا کر راستہ کر دیا ہے اور ہندوؤں نے جبھہ سے پانچسو روپیہ جمع کر کے مقدمہ دائر کر دیا ہے سرکار بنظر مہربانی توجہ فرماویں کہ حقدار میں ہوں اور اینٹ ہمارے بزرگوں کے نام کی ہے اور تمام شہر گواہ ہے کہ یہ کنواں رنگریزوں کا ہے اور میں غریب ہوں کہ چارہ جوئی کروں اور میں احمدی ہوں کہ ہمارے پیر کا حکم ہے کہ سرکار انگریزی کے ماتحت رہنا اور کسی طرح کی دست اندازی نہ کرنا اب میں خواستگار ہوں کہ اس کا حق مجھے ملنا چاہیئے ۔

رلدو خان احمدی

امید ہے اس عاجزانہ درخواست پر بالا دست حکام بنظر شفقت توجہ فرماویں گے ۔

احمدی جنازہ پڑھنے سے نکاح فسخ

جالپو رجٹان میں ڈاکٹر گزٹ راوی ہے) ایک احمدی کا انتقال ہو گیا کوئی ملاں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا تھا آخر ایک ملاں نے دلیری کی اور دو درجن مسلمان بھی ساتھ چلے گئے ۔ جن کے بارے میں علماء نے یہ فتوےٰ دیا ہے کہ ان کے نکاح فسخ ہو گئے ۔ چنانچہ ان لوگوں کو پھر نکاح پڑھانے پڑے ۔ ہمارے خیال میں یہ قصہ بناوٹی ہے احمدی ایسے بے غیرت نہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے پھریں وہ کسی مغضوب کی دعا کی قبولیت کے قائل نہیں ۔ احمدی اپنے اس طرز عمل کے بہت سے دلائل رکھتے ہیں ۔ احمدی تمام ایسی باتوں سے جن میں فساد یا بدامنی کا احتمال ہو کنارہ کش ہو جاتے ہیں ۔ اور ان کے امام نے ان کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز نہ پڑھیں ۔

سکھ مسلمان ہو رہے ہیں

آریہ گزٹ کا نامہ نگار جالندھر سے اطلاع دیتا ہے کہ پور تھلہ میں ۹ مرد ۔ عورتیں اور لڑکے مسلمان ہو گئے ۔ اور تقریباً ۷ سکھ اور مسلمان ہونے کو تیار ہیں ۔ اسپر ایڈیٹر صاحب بہت سٹ پٹائے ہیں حالانکہ سکھ اسلام سے ایسے قریب ہیں کہ ان کا مسلمان نہ ہونا مسلمان ہو جانے سے زیادہ تعجب خیز ہے ۔ بھلا جس مذہب کے بانی نے اپنی تمام عمر اسلام کی اشاعت اور اس کے فرائض کی تکمیل میں گذار دی ہو ۔ اس کے مخلص مرید اور کیا کریں ۔ چند حجاب اور غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہو جانے پر انشاء اللہ ۔ یہ قوم ۔ اسلام میں جذب ہو جائے گی ۔

مسجدوں میں سیاسی تقریریں

انجمن اسلامیہ لاہور نے قرار دیا ہے کہ آئندہ اس کی زیر تولیت مسجدوں میں سیاسی تقریریں نہ کی جائیں اور اب اس قسم کے بورڈ آویزاں کر دیئے جائیں گے کہ آئندہ مسجد کے اندر پولیٹیکل تقریر کرنے کی ممانعت ہے ۔

ہمارے لئے اسوۂ حسنہ رسول کریم صلعم اور ان کے خلفاء راشدین کا طرز عمل ہے ۔ مسلمانوں کے تمام اہم قومی معاملات مساجد میں ہی فیصل ہوتے تھے اور ہمارے پیشواؤں کو جو کچھ ہماری بہتری و بہبودی کے لئے کہنا ہوتا تھا مسجد کے ممبر پر ہی کہتے تھے اسلئے اس طرز عمل کے خلاف کوئی حکم دینا نئی شریعت ایجاد کرنا ہے مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ خطیب بہت متقی اور عالم بالکتاب دانستہ تھے اور آجکل کے اصل خطیب تو سوائے ایک نہ سودہ عربی خطبہ پڑھنے کے (جو ان کے آباؤ اجداد سے چلا آتا ہے) اور کچھ جانتے نہیں اور دوسرے خواہ مخواہ کے لیڈر ۔ اسلام کے دینی مسائل سے آگاہ نہیں ۔ ممکن ہے انکو تقریروں کی اجازت دینے سے ہماری مسجدیں بھی ہمارے لئے امن کا موجب نہ رہیں اسلئے خانہ خدا کو انکی گمراہ کن تقریروں سے محفوظ رکھنے کے لئے [illegible]

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہی

انسانی پیدائش کی علت غائی قرآن کریم میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عبادت الٰہیہ کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون۔ میں نے جن اور انس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں میں ان سے کوئی رزق نہیں مانگتا۔ اور نہ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے کھلائیں۔ تمام مذہب یہی دعویٰ رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کیطرف سے ہیں۔ اور اسکی سچائی کا یہ ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ان کو مان لو۔ آخرت میں بہشت میں جاؤ گے۔ تمام مذاہب ادھار کا وعدہ دیتے ہیں کوئی نقد دلیل پیش نہیں کرتے۔ یہ بالکل درست ہے کہ جتنے مذاہب دُنیا میں قائم ہیں۔ ان کی بُنیادیں حق پر تھیں۔ مگر اب طالب حق پر اس جگہ ایک مشکل در پیش آتی ہے اور اسکے سامنے دُنیا کے تھیٹر کی اسٹیج پر بہت سے مذاہب اپنے تئیں پیش کرتے ہیں۔ اب اس کو ہر ایک مذہب اپنی طرف کھینچتا ہے اب وہ بیچارہ کیا کرے۔ ہر ایک اس کے سامنے اُدھار کے دلائل پیش کرتا ہے سچا اور زندہ مذہب وہ ہے جو اسے اپنی صداقت اور سچائی کے دلائل اسی دُنیا میں دکھا دے۔ اور یہ بیان کرنا کہ ہمارے بزرگ بڑے خدا رسیدہ تھے۔ دعویٰ تو ہر مذہب کر سکتا ہے۔ مگر کیا وجہ ہے۔ کہ جب وہی خدا موجود ہے جو پہلے بزرگوں کے زمانے میں تھا۔ وہی انکے مذہب موجود ہیں۔ جو ان کے بزرگوں کے وقت میں تھے۔ اور وہی انسانی سرشت اور رُوح موجود ہے جو پہلے تھی۔ تو کیا وجہ ہے کہ اب کوئی اس مذہب کے اصول پر چلکر ان کے بزرگوں کی طرح انعامات الٰہیہ اور افضال خداوندی نہیں حاصل کر سکتا۔ بات یہ ہے کہ اب تمام فیوض اور برکات کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ سوائے ایک دروازے کے جو کہ محمدیت کا دروازہ ہے۔ اسی وجہ سے تمام ادیان نور سے خالی ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کے درخشاں آفتاب کے آگے ان کے چراغ کچھ کام نہیں دے سکتے۔ اسلام میں ہمیشہ ایسے کاملین پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خدا کی ہستی کے لئے ایک کامل دلیل اور آیت ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صرف اسلام ہی اب زندہ مذہب ہے۔ کیونکہ اسی مذہب میں فیوض اور برکات کا دروازہ کُھلا پڑا ہے۔ اور تمام مذاہب کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ اب مثال کے طور پر موجودہ زمانے ہی کو لو۔ یہ ایک زمانہ ہے کہ ہر ایک مذہب کو سخت جوش ہے کہ وہ بیحد ترقی کرے۔ اور ہر مذہب بالکل میدان میں نکل کھڑا ہوا ہے۔ مگر تمام مذاہب خشک منطق اور پُرانے قصص پر اپنا گذارہ چلاتے ہیں۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اس زمانے میں بھی اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ اس زمانے میں جبکہ مذاہب ایک دوسرے کے مقابل پر موجیں مار رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت اور فضل سے اپنے ایک فرستادہ کو بھیجدیا۔ جس نے براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے ثابت کر دیا ہے کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تک پہنچا سکتا ہے۔ اور اس کا ثبوت اس نے ہزارہا نشانوں کو دکھا کر دُنیا کو بتا دیا۔ کہ وہ خدا خود موجود ہے جس کی آواز اس نے خود اپنے کانوں سے سُنی۔ اور پھر اس آواز کی آنیوالے واقعات نے تصدیق کر دی۔ مثلاً یاتیك من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ قادیان کون نہیں جانتا کہ ایک گمنام بستی تھی۔ اس خداوندی ارشاد کے بعد ہر ملک و دیار کے آدمی قادیان آتے رہتے ہیں۔ بلکہ یہاں آباد ہو گئے ہیں۔ کیا کوئی مذہب ہے جسمیں ایسا کوئی کامل اپنے مذہب کے اصول پر چلکر اس موجودہ زمانہ میں پیدا ہُوا ہو۔ اور اس طرح اُس نے خدا سے الہام پاکر دعویٰ کیا۔ اور اس نے اپنے مذہب کی سچائی ثابت کی۔ اور اس نے دُنیا پر ظاہر کر دیا۔ کہ سوائے اسکے مذہب کے کوئی اور ایسا مذہب دُنیا میں موجود نہیں ہے کہ جسکی تعلیم پر چلکر انسان خدا تک پہنچ سکتا۔ اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ سوائے ایک مرد خدا کے کوئی میدان میں نہیں نکلا۔ اور کسی نے اپنے مذہب کی صداقت اس طرح نمایاں نہیں کی۔ بلکہ تمام مذاہب والے اس سے انکاری ہو گئے کہ خدا کلام بھی کرتا ہے اور اسکی وجہ ہی صرف یہی ہے کہ وہ خود محجوب ہیں۔ چونکہ ان کو وہ نعمت حاصل ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے انھوں نے اس کا سرے سے ہی انکار کر دیا۔ کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ بعض نے تو یہ کہدیا۔ کہ ۲ ارب برس ہوئے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنا الہام دُنیا میں نازل فرمایا تھا۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ جبکہ انسان کو اس عارضی زندگی کیلئے اپنے جسم کی بقا کی خاطر جسمانی اشیاء کی ضرورت ہر وقت لاحق رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسکی رُوح جو کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی رہیگی اسکی بقا کے لئے کیوں ہر زمانے میں جسمانی پانی کی طرح روحانی پانی کی ضرورت نہیں ہے +

اگر وہ خدا جو پہلے کلام کیا کرتا تھا مانا جاوے کہ اب وہ کلام نہیں کرتا۔ تو لابدی طور سے ماننا پڑے گا۔ کہ تکلم کی صفت اسمیں اب نہیں رہی۔ تو نعوذ باللہ اس عقیدہ فاسدہ کی رو سے لازمی طور پر ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالےٰ کی ایک صفت کم ہو گئی ہے۔ حالانکہ خدا میں نقص ماننا سخت الحاد ہے۔ کیونکہ ناقص بھی خدا ہو سکتا ہے اسی طرح بعض نے بنی اسرائیل کے خاتمہ پر الہام کا خاتمہ کر دیا۔ بعض نے عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں پر الہام پر مُہر لگا دی۔ اور بعض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد الہام کے اُترنے کو بُرا سمجھا۔ مگر اسلام کی رو سے خدا اب بھی اپنے فیوض اور برکات اور انعامات کرنے پر آمادہ ہے بشرطیکہ کوئی ہو جو اسلام کے بتلائے ہوئے اصول پر چلے اور اسکی ہدایات کے موافق کام کرے۔ خدا اس کو پہلوں کیطرح انعام دینے سے ہرگز بخل نہیں کرے گا۔ اس کا تازہ نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود ہے جسپر خدا نے پہلوں کی تمام نعماء سے اسکو مالا مال کر دیا۔ کیا یہ بات دلالت نہیں کرتی کہ صرف اس زمانہ میں اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور اسی پر چلنے والے خدا کے انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اسوقت دوسرے مذاہب میں بالکل مفقود ہیں۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ ان الدین عنداللہ الاسلام۔ اگر اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں سکت اور جان ہوتی تو ضرور تھا کہ اسپر چلکر اسکے پیروؤں میں سے کوئی فرد ایسا پیدا ہوتا۔ جس کو خدا تعالےٰ اس مذہب کی حفاظت کے لئے دُنیا میں کھڑا کرتا۔ اور اس کے ذریعہ سے اس مذہب کی سچائی علیٰ رؤس الاشہاد ثابت کرتا۔ مگر دُنیا میں اسلام کے سوا کوئی مذہب ہے ہی نہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ اس پر چل کر انسان اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے اور مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے بلکہ تمام مذاہب باطلہ و ادیان کاذبہ تکلم الٰہی سے اس وقت مُنکر ہیں۔ یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ ان کے مذہب فیوض و برکات کا منبع نہ رہے۔ اور ان میں کوئی ایسا فرد اب پیدا نہیں ہوتا جس سے خدا ہمکلام ہوتا ہو۔ اس لئے ان کو سوائے انکار کے اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ یہی تو وجہ ہے کہ صرف اسلام ہی اس وقت دُنیا میں زندہ مذہب ہے اور اس کے سوا اور کوئی مذہب خدا کے حضور قبول نہ ہوگا۔ اور اس کے سوا جو کوئی اور مذہب اختیار کرے گا وہ سخت خسارہ میں رہے گا۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ اور جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی تلاش کرے گا۔ وہ مذہب اس سے ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا۔ اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہوگا +

پس ہمارے مضمون کا خلاصہ یہ ہُوا۔ کہ اسوقت دُنیا بھر میں ایک ہی مذہب ہے جسمیں زندگی کے علائم و آثار پائے جاتے ہیں اور وہ اسلام ہے +

تصدیق المسیح

مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائینگے۔ اس زمانہ کے علماء شر من تحت ادیم السماء ہونگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ خداتعالےٰ نے کیسی باریک بین بنائی تھی کہ اس صدی کے واقعات کا نقشہ ہو بہو آپنے کھینچا ہے اور علماء کی حالت کا ایسا صحیح فوٹو دکھایا ہے کہ سلیم الفطرت انسان اسبات کے اقرار کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسولؐ تھے +

علماء کی یہ حالت ہے کہ روپیہ کی خاطر ایک ہی عورت کا نکاح متعدد جگہ پڑھ دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنی اصلی شریعت کو چھوڑ دیا ہے۔ فنسوا حظاً مما ذکروا بہ۔ اور دُنیا کی خاطر حق کو آزادی سے ماننا انھیں نصیب نہیں ہوتا۔ اور اکثر جگہ کے علماء کہدیا کرتے ہیں۔ ان نتبع الہدیٰ معک نتخطف من ارضنا۔ اگر ہم احمدی ہوجاویں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں منسلک ہوجاویں۔ تو ہماری رہی سہی عزت خاک میں ملجاوے۔ اور ہم کہاں سے کھائیں۔ اسی کا نقشہ قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیت میں خوب کھینچا گیا ہے۔ فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنیٰ ویقولون سیغفر لنا وان یاتھم عرض مثلہ یاخذوہ الم یوخذ علیھم میثاق الکتٰب ان لا یقولوا علے اللہ الا الحق ودرسوا ما فیہ والدار الاٰخرۃ خیر للذین یتقون۔ افلا تعقلون یعنی انکے بعد نالائق ان کے جانشین ہوئے۔ کتاب الٰہی کے وارث تو ہوئے اس دُنیا کا اسباب لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہمیں بخشا جائیگا اور اگر اس جیسا اور اسباب بھی آجاوے تو وہ بھی لے لیتے ہیں۔ کیا انسے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا۔ کہ اللہ پر سوائے حق کے اور کچھ نہ کہا کریں اور وہ اس میں پڑھ چکے ہیں۔ اور آخرت کا گھر انکے لئے بہتر ہے جو تقویٰ کرتے ہیں۔ کیا تم باز نہیں آؤگے +

اس آیت کریمہ نے علماء کی تمام کرتوتیں بیان کردی ہیں۔ دُنیا اور اسکے اسباب کی خاطر یہ دارِ آخرت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انھیں مال چاہیئے خواہ وہ کسی طرح ملے۔ دین رہے یا نہ رہے۔ کیا ہی یہ سچی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کو کسی نہ کسی طرح جھوٹ ضرور بولنا پڑتا ہے۔ انہی علماء میں سے بعض ایسے ہیں جو سود کو جائز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسی خبیث شے ہے جسکے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ سود خور اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کیلئے طیاری کرتا ہے فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ جیسا سخت فقرہ کسی اور بدی کیلئے سارے قرآن شریف میں استعمال نہیں ہوا +

انسان کے مرنے پر علماء نے اپنی طرف سے شریعت بنائی ہے جس کا نام و نشان بھی شریعت محمدیہ میں نہیں پایا جاتا حق پرستی اور راستی علماء میں ہرگز نہیں الا ماشاء اللہ وقلیل ماھم۔ دو مولوی باہم متفق اور متحد نہیں ہوتے ہر ایک اپنے کو دوسرے سے افضل اور بہتر سمجھتا ہے۔ اے خودی تیرا ستیاناس ہو۔ تونے بڑوں بڑوں کو تباہ و ہلاک کردیا ہے بڑے حکیم اور ہوشمند تیرا شکار ہوگئے ہیں۔ مولویوں میں باہم اگر مناظرہ ہو۔ تو یہ نہیں کہ جس طرف حق ہو اسکو قبول کریں اور خاموش ہوجاویں بلکہ اسکے برخلاف بڑے حیل اور تدابیر پیش کردیتے ہیں۔ اگرچہ حق بدوسرے کے ساتھ ہی ہو۔ اور اب ضرب المثل ہوگئی ہے کہ مولوی آں باشد کہ بند نہ شود۔ وما اختلف الذین اوتوا الکتٰب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیا بینھم۔ اور وہ لوگ جنکو کتاب دیگئی ہے نہیں اختلاف کرتے مگر بعد اسکے کہ انکے پاس علم آیا۔ اور یہ اختلاف انکی باہم دشمنی اور بغاوت کی وجہ سے ہوتا ہے +

اسجگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہم السلام کا ایک واقعہ بیان کردینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ آپ کو ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بحث کرنے کا اتفاق ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے پہلے اپنا مطلب ایک تقریر میں بیان کیا۔ تو حضرت اقدس علیہ السلام نے اسکے بیان کی تصدیق کردی۔ اور فرمایا مولوی صاحب اسبات میں حق پر ہیں۔ جو آپکو مباحثہ کیلئے لے گئے تھے انھوں نے کہا واہ صاحب آپ نے تو ہار مان لی۔ آپ نے فرمایا۔ حق حق ہی ہوتا ہے خواہ وہ کوئی کہے ایسی مثال علماء زمانہ میں بالکل مفقود ہے۔ دیکھئے آپکی اخلاقی جرأت اور حق پرستی اور راستی۔ اللھم صل علیہ وعلیٰ آلہ +

ان علماء نے فتویٰ دیا کہ اب ہند میں جمعہ نہیں ہوتا۔ گذشتہ مقدس کہہ گئے تھے۔ کہ اس زمانہ کے علماء ایسے ہونگے کہ اگر انکے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو وہ مسیح موعود علیہ السلام کو قتل کردیتے اسمیں کوئی تعجب بھی نہیں۔ ان علماء نے قتل کے فتوے دیئے اور سیف مسلول جیسی کتابیں لکھیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کا جو قوم کی باگ ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں۔ اور اسلام کے لیڈر ہونے کے مدعی ہیں +

انکے گدی نشین جو قوم کے دل بنے ہوئے ہیں۔ انھوں نے سرے سے ہی دین اور مذہب کو خیرباد کہدیا۔ اور اباحتی فرقے بنالئے۔ انھوں نے اوامر الٰہی کو بالکل پس پشت ڈالدیا۔ اور بہانہ یہ کیا کہ عبادت وغیرہ سب کچھ دل سے ہونی چاہیئے ظاہر کیا ہونا ہے یہ لوگ بدنام کنندۂ اسلام ہیں۔ انھوں نے تمام شرائع الٰہیہ اور کتب الٰہیہ کی بالکل قدر نہ کی۔ اس قوم کا کیا حال ہو سکتا ہے جس کا نہ دماغ صحیح ہو اور نہ اس کا دل درست ہو +

اُمراء اور عوام انکے بعد آتے ہیں۔ جب علماء اور فقراء کی حالت بالکل بدتر ہوگئی۔ تو اُمراء نے سرے سے ہی انکار کردیا۔ کہ مذہب بھی کوئی شے ہوتی ہے۔ انھوں نے دیکھا کہ مذہب نے نہ علماء پر اثر نمایاں کیا ہے اور نہ فقراء پر پس وہ نام کے مسلمان رہ گئے اور دُنیا کے تعیش اور لذات اور شہوات میں منہمک ہوگئے اور اشغال دُنیا میں انھوں نے یہانتک انہماک کیا کہ عقبیٰ کو بالکل بسار دیا۔ زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذٰلک متاع الحیوٰۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب +

باقی رہے عوام سو ان کا حال کچھ نہ پوچھو۔ وہ پہلی تین قسموں کے ماتحت ہیں پہلے تو وہ فارغ بال نہیں ہیں کہ وہ بڑی آزادی کے ساتھ کسی معاملہ کو سوچیں۔ اور اسپر اپنی آزادانہ رائے قائم کر سکیں۔ دوسرے اکثر انہیں سے اُمراء کے تابع ہوتے ہیں اور دُنیا کی خاطر انکے کہنے پر چلتے ہیں۔ انکی حالت کا خاکہ یوں قرآن شریف میں کھینچا گیا ہے وقال الذین استضعفوا للذین استکبروا لولا انتم لکنا مومنین۔ وقال الذین استکبروا للذین استضعفوا انحن صددنٰکم عن الھدیٰ بعد اذ جاءکم بل کنتم مجرمین۔ وقال الذین استضعفوا للذین استکبروا بل مکر الیل والنھار اذ تامروننا ان نکفر باللہ ونجعل لہ انداداً۔ کمزور لوگ کہینگے متکبر لوگوں کو۔ اگر تم نہوتے تو ہم مومن ہوتے۔ متکبر کمزوروں کو کہینگے۔ کیا ہم نے تمکو ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی۔ بلکہ تم خود خدا سے قطع تعلق کرنیوالے تھے۔ کمزور متکبروں کو کہینگے۔ بلکہ شب و روز کی کوئی ایسی تدبیر تھی جب تم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم اللہ کو نہ مانیں اور اسکے شریک ٹھیرائیں +

جب قوم کا یہ حال ہو جو کہ اوپر مذکور ہوا۔ تو آپ بتلائیں کہ کیا یہ حالت پکار کر نہیں کہہ رہی کہ کسی بڑے زبردست مصلح ریفارمر مجدد کی ضرورت تھی۔ ظھر الفساد فی البر والبحر دُنیا کی خشکی وتری میں بگاڑ غلبہ اور ظہور پا چکا تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک عظیم الشان مصلح آیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ ہے جیسا کہ رات کے بعد دن آتا ہے۔ اور خزاں کے بعد بہار آتی ہے۔ ایسا ہی سخت ظلمانی زمانہ کے بعد نورانی دور شروع ہوا کرتا ہے۔ حالت زمانہ مقتضی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لاتے اور علماء کے من گھڑت حاشیے جو شریعت میں دخل پاگئے تھے اور فقراء کی باطنی شریعت جو انھوں نے خود

امر بالمعروف

اپنے قرض ادا کرو

مسلمان اس وقت مفلس ہیں قلاش ہیں نادار ہیں۔ اور اسی وجہ سے کئی معاصی کئی مصائب میں گرفتار ہیں۔ ایک مصیبت ہو تو کہیں ایک مشکل ہو تو بتائیں۔ ایک گناہ میں گرفتار ہوں تو اس کا علاج ہو۔ خلاف قرآن مجید جو قدم اٹھایا۔ تو پھر سوائے خسران کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ لین دین کے معاملات میں کوتاہی کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا میں تھوڑے مسلمان ہیں جو سود کی بلائے بد سے محفوظ ہیں۔ یا سود لیتے ہیں یا دیتے ہیں یا سود کے لکھنے والوں یا گواہوں میں ہیں۔ اور اگر یہ بھی نہیں۔ تو سود کی ہوا۔ تو کم از کم انکے دماغوں تک حسب پیشگوئی مخبر صادق پہنچ گئی ہے۔ اور کئی ایسے ہیں جو اب سود کے جواز کے فتوے شائع کر رہے ہیں۔ آخر نوبت یہاں تک کیوں پہنچی۔ یقیناً بد معاملگی نے یہ روز بد دکھایا۔ ملک میں کئی ایسے پاک خدا ترس متمول ہیں جو کسی اہل حاجت کی حاجت روائی کو موجب ثواب خیال کرتے ہیں مگر وہ اس درد کا کیا درماں کریں کہ جسکے قابو روپیہ چڑھتا ہے وہ پھر دینے کا نام نہیں لیتا۔ اور القرض مقراض المحبۃ کی مثل کو سچ کر دکھاتا ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی بھلا مانس پھر کسی کو روپیہ دینے کا نام نہیں لیتا +

اگر یہ لوگ خدا ترسی سے کام لیں۔ اور چند اصول کی پیروی کریں تو معاملات کی صورت بہت کچھ بہتر ہو سکتی ہے +

اوّل تو جبتک سخت ضرورت درپیش نہ ہو کبھی قرض نہ اٹھائیں بعض لوگ بلا ضرورت بھی قرض لیتے ہیں۔ اور آجکل انگریزی فیشن کا تتبع بھی بعض کو فضول خرچ بنا رہا ہے یعنی سودا لیتے گئے۔ اور دوکاندار کو کہہ دیا۔ کہ مہینے کے آخر پر بل پیش کرے۔ اب جن کی تقلید میں یہ حکم دیا گیا۔ وہ تو اپنے سالانہ بجٹ کے اندر خرچ کرنیکے عادی ہیں اور پھر مہینے کے مہینے حساب چکا دینے کے۔ مگر یہ صاحب ہیں کہ خیر سے دو بیس آمد ہے اور تیس چالیس کا متفرق خرچ برداشت کر لیا۔ اب ادا ہو تو کیونکر میں نے بعض دس پندرہ روپے کے ملازموں کو دیکھا ہے کہ صبح کے ناشتے پر نو دس آنے خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ایک دو پیسے میں انکی بھوک رفع ہو سکتی تھی پھر رسوم شادی و ماتم پر اندھا دھند خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ شریعت اسلامی نے جو قانون مقرر کیا ہے۔ اسکے مطابق تو بہت ہی کم خرچ ہوتا ہے۔ جب اس قسم کی فضولیوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔ تو بہت کم قرض لینے کی ضرورت پڑے گی ہمیشہ نقد سودا لیا جائے۔ اور اگر پاس پیسہ نہ ہو۔ تو تھوڑی دیر نفس پر صبر کر لینا آپکو بہت مشکلات سے بچا لیتا ہے +

دوم۔ خواہ کسقدر قلیل رقم اپنے کسقدر پیارے دوست سے لیجائے۔ نوشت ضرور ہو جانی چاہیئے ورنہ بعد میں بہت سے جھگڑے برپا ہوتے ہیں۔ اور کبھی موجودہ حالات پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے

سوم۔ جب کچھ قرض سر پر ہو۔ تو اپنی آمدنی میں سے ضرور کچھ رقم بچاتے جانی چاہیئے۔ اور اپنے آپکو تکلیف میں ڈالکر بھی قرض کو وقت مقررہ پر ادا کر دینا مناسب ہے۔ رسول کریمؐ اس شخص کی نماز جنازہ خود نہ پڑھتے جسکے ذمے کچھ قرض ہو جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اپنے ذمے قرض رکھنے کی حالت میں مرنا کسقدر بُری بات ہے +

اگر کوئی شخص نیک نیتی سے اپنا قرض اُتارنے کی کوشش کریگا اور دینے والا بھی با ارادۂ افادہ دیگا۔ تو اللہ تعالےٰ ان دونوں کی ضرور مدد کریگا۔ اسکی تائید میں بخاری کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں جس کا ترجمہ میں نے نظم میں کر دیا ہے +

بخاری کی ایک حدیث کا ترجمہ

اپنے قرضے ادا کرو

بو ہریرہؓ سے روایت ہے رسولؐ عربی
حضرت احمدؐ مختار وہ مکی مدنی
ہم سے فرمانے لگے۔ مرد تھا اسرائیلی
حاجت قرض جو اک روز اسے پیش آئی
اپنے بھائی سے کہا قرض دو دینار ہزار
اُسی تاریخ کو دُوں گا جو مقرر ہوگی
اُس نے پوچھا کہ ہو ضامن بھی کوئی تم لائے
اور وہ شخص جو دے آکے گواہی اسکی
وہ لگا کہنے کہ اللہ کفیل اور شہید
بھائی جان آپ جو سمجھیں تو ہے بیشک کافی
سُن کے دینار ہزار اس نے حوالے کرکے
یہ کہا لیجئے اور اس کی ہے مدت اتنی
اس نے چاہا کہ میں دینار اسے اب دیدوں
قرض مومن پہ ہے ہر وقت وفا وعدے کی
پہنچا ساحل پہ مگر پایا نہ تب کہ جہاز
اس لئے اسکی طبیعت میں ہوئی حیرانی
لے کے دینار انھیں بند کیا لکڑی میں
اور پانی میں سمندر کے امانت ڈالی
عرض کی اے مرے مولیٰ تجھے معلوم ہے بات
قرض میں نے تھا لیا دے کے کفالت تیری
اب مرا عذر بجا ہے کہ نہیں ہے مرکب
بس بھروسے پہ ترے میں نے یہ لکڑی پھینکی
اپنی منزل پہ حفاظت سے اسے پہنچا دے
کہ تجھے قدرت و طاقت ہے الٰہی ایسی
اب ادھر دیکھئے کیا فضل خدا ہوتا ہے
کس طرح کرتا ہے اللہ حفاظت اسکی
ساہوکار اپنے مکاں سے یہ سمجھ کر نکلا
مرے مقروض کی آج آ ہی گئی ہے کشتی
دیکھتا کیا ہے نہ مقروض ہے نے قرض کا مال
سخت جھنجھلایا کہ وعدے کی وفا اسنے نہ کی
ساہوکاروں کی یہ عادت ہے کہ گھر میں اپنے
جیسے بھی ہو سکے جاتے نہیں ہرگز خالی
اس لئے موٹی سی لکڑی کہ تھی ساحل کے قریب
بس وہی لے کے ہوا اپنے مکاں کو راہی
جا کے پھاڑا جو اسے تاکہ بنائے ایندھن
تو نکل آئی وہ دیناروں کی سونی تھیلی
شکر مولیٰ کا کیا جس نے دلائے دینار
اور کہا مل گئی وعدے پہ وہ دولت میری
دوسرے وقت وہ مقروض بھی واں آپہنچا
پیش کی عجز سے دیناروں کی پھر اک تھیلی
اور کہا بھائی مری اس میں نہیں کوئی خطا
نہ ملا کوئی جہاز اور نہ کوئی کشتی
اس لئے وقت پہ وعدہ مرا ایفا نہ ہوا
آپ دیدیں مجھے لِلّٰہ معافی اس کی
نیک نیت تھا ادھر قرض کا دینے والا
اس لئے اس نے کہا یہ تو بتاؤ بھائی
پہلے بھی بھیج چکے ہو کہ نہیں تم دینار
کیونکہ ساحل پہ پڑی پائی تھی میں نے لکڑی
وہ جو گھر لایا تو دینار نکل آئے تھے
میں تو یہ سمجھا کہ ہے سب یہ عنایت تیری
عرض کی اس نے کہ ہاں میں نے نہ جب پایا جہاز
پھینک دی لکڑی کہ شائد اسے مل جائے گی
شکر صد شکر خداوند کبیر و متعال
کہ امانت مری وعدے پہ تمہیں پہنچا دی
دوستو! تم بھی بنو ایسے ہی سچے انساں
برکت مال میں واللہ تمہارے ہوگی
ترجمہ گو نہیں اچھا یہ مرا اے اکمل
پھر بھی پہنچا ہی دیا حکم رسول عربی

تاریخ اسلام

سیرۃ النبی

اخلاص باللہ ۔ توکل علی اللہ

مسیلمہ کا دعوے

جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں۔ رسول کریم کو کسی کام میں بھی دُنیا اور اہل دُنیا کیطرف توجہ نہ تھی۔ اور ارضی اسباب کیطرف آپ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے بلکہ ہر کام میں آپکی نظر خدا تعالیٰ ہی کیطرف لگی رہتی کہ وہی جو کچھ کریگا۔ گویا کہ توکل کا ایک کامل نمونہ تھے جسکی نظیر نہ پہلے انبیاء میں ملتی ہے نہ آپ کے بعد آپکے سے توکل والا کوئی انسان پیدا ہوا ہے مسیلمہ کے نام سے سب مسلمان واقف ہیں۔ اس شخص نے رسول کریم کے بعد حضرت ابوبکر کی خلافت میں سخت مقابلہ کیا تھا۔ اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی یہ شخص نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا تھا مگر مقابلہ اور جنگ حضرت ابوبکر کے لشکر سے ہی ہوا۔ اور انھیں افواج قاہرہ نے اسکو شکست دی۔ مسیلمہ رسول کریم کی زندگی میں ایک لشکر جرار لیکر آپکے پاس مدینہ میں آیا۔ اور آپ سے اسبات کی درخواست کی۔ کہ اگر آپ اسے اپنے بعد خلیفہ بنائیں تو وہ اپنی جماعت سمیت آپکی اتباع اختیار کر لیگا۔ اور اسلام کی حالت چاہتی تھی۔ کہ آپ اس ذریعہ کو اختیار کر لیتے۔ اور اسکی مدد سے فائدہ اُٹھا لیتے لیکن جس پاک وجود کو خدا کی طاقت پر بھروسہ اور توکل تھا اور وہ انسانی منصوبوں کی ذرہ بھر بھی پروا نہ کر سکتا تھا۔ آپ نے اسکی درخواست کو فوراً رد کر دیا +

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ قدم مسیلمۃ الکذاب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعتہ وقدمہا فی بشر کثیر من قومہ فاقبل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابت ابن قیس بن شماس وفی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطعۃ جرید حتیٰ وقف علی مسیلمۃ فی اصحابہ فقال لو سألتنی ھذہ القطعۃ ما اعطیتکھا ولن تعدو امر اللہ فیک ولئن ادبرت لیعقرنک اللہ وانی لاراک الذی اریت فیہ ما رأیت وھذا ثابت یجیبک عنی ثم انصرف عنہ قال ابن عباس فسألت عن قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک اری الذی اریت فیہ ما رایت فاخبرنی ابو ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رأیت فی یدی سوارین من ذھب فاھمنی شأنھما فاوحی الیّ فی المنام ان انفخھما فنفختھما فطارا فاولتھما الکذابین یخرجان بعدی احدھما العنسی والآخر مسیلمۃ ۔ (رسول کریم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے حاکم مقرر کر دیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں اور اس وقت وہ اپنے ساتھ اپنی قوم میں سے ایک جماعت کثیر لایا تھا۔ رسول کریم یہ بات سنکر اسکی طرف گئے اور ثابت ابن قیس ابن شماس آپکے ساتھ تھے اور رسول کریم کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ آئے یہاں تک کہ مسیلمہ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور آپکے اصحاب آپکے اردگرد کھڑے تھے پھر فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ شاخ بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں اور جو کچھ خدا نے تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اور اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا جائیگا۔ تو اللہ تعالیٰ تیری کونچیں کاٹ دیگا۔ اور میں تو تجھے وہی شخص پاتا ہوں جسکی نسبت مجھے وہ نظارہ دکھایا گیا تھا جو میں نے دیکھا۔ اور یہ ثابت ہیں میری طرف سے تجھے جواب دینگے پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔ حضرت عباس فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ رسول اللہ نے کیا فرمایا ہے کہ میں تو تجھے وہی شخص پاتا ہوں جسکی نسبت وہ نظارہ دکھایا گیا تھا جو میںنے دیکھا۔ اسپر مجھے حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ رسول کریم نے فرمایا تھا کہ ایکدفعہ میں سو رہا تھا کہ میںنے دیکھا میرے دونوں ہاتھوں میں دو کڑے ہیں جو سونے کے ہیں۔ انکا ہونا مجھے کچھ ناپسند سا معلوم ہوا۔ اسپر مجھے خواب میں ہی وحی نازل ہوئی۔ کہ میں انپر پھونکوں جب میںنے پھونکا۔ تو وہ دونوں اُڑ گئے پس میںنے تعبیر کی کہ دو جھوٹے ہونگے جو میرے بعد نکلیں گے۔ ایک تو عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ +

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ پر کیسا یقین تھا اور آپ خدا تعالیٰ کی مدد پر کیسے مطمئن تھے آپکے چاروں طرف کافروں کا زور تھا۔ جو ہر وقت آپکو دکھ دینے اور ایذا پہنچانے میں مشغول رہتے تھے اور جن جن ممکن ذرائع سے ممکن ہوتا آپکو تکلیف پہنچاتے تھے قیصر و کسریٰ بھی اپنے اپنے حکام کو آپکے مقابلہ کیلئے احکام پر احکام بھیج رہے تھے۔ بنی غسان لڑنے کیلئے تیاریاں کر رہے تھے۔ ایرانی اس بڑھتی ہوئی طاقت کو حسد و حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہر ایک حکومت اس نئی تحریک پر شک و شبہ کی نگاہیں ڈال رہی تھی ایسے وقت میں جبتک ایک لشکر جرار آنحضرتؐ کے اردگرد جمع نہوتا آپ کیلئے اپنے دشمنوں کی زد سے بچنا بظاہر مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا تھا۔ مدینہ منورہ سے لیکر مکہ مکرمہ تک کی فتوحات نے آپکو ہر ایک آس پاس کی حکومت کے مدمقابل کھڑا کر دیا تھا اور دور بین نگاہیں ابتداء امر میں ہی اس بڑھنے والی طاقت کو تباہ کر دینے کی فکر میں تھیں۔ کیونکہ انھیں یقین تھا کہ یہ طاقت اگر اور زیادہ بڑھ گئی۔ تو ہمارے بڑے بڑے قصور کی اینٹ سے اینٹ بجا دیگی۔ پھر آنحضرت ان عظیم الشان سلطنتوں کے مقابلہ کیلئے جو کچھ بھی تیاری کرتے کم تھی۔ انسانی عقل ایسی حالت میں جس طرح دوست و دشمن کو اپنے ساتھ ملانا چاہتی ہے اور جن جن تدابیر سے غیروں کو بھی اپنے اندر شامل کرنا چاہتی ہے وہ تاریخ کے پڑھنے والوں کو آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہیں +

لیکن وہ میرا پیارا زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا۔ بڑھتے ہوئے لشکراور دوڑتے ہوئے گھوڑے اُٹھتے ہوئے نیزہ اور چمکتی ہوئی تلواریں اسکی آنکھوں میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ وہ ملائکہ آسمانی کا نزول دیکھ رہا تھا اور زمین و آسمان کا پیدا کنندہ اسکے کان میں ہردم تسلی آمیز کلام ڈال رہا تھا۔ اس کا دل یقین سے پُر اور سینہ ایمان سے معمور تھا۔ غرضکہ بجائے دُنیاوی اسباب پر بھروسہ کرنیکے اس کا توکل خدا پر تھا۔ پھر بھلا ان مصائب سے وہ کب گھبرا سکتا تھا۔ اُسنے مسیلمہ اور اسکے لشکر پر بھروسہ کرنا ایک دم کیلئے بھی مناسب نہ جانا۔ اور صاف کہدیا کہ خلافت کا دھوکہ دیکر تجھے اپنے ساتھ ملانا۔ اور تیری قوم کی اعانت حاصل کرنی تو علیحدہ امر ہے ایک کھجور کی شاخ کے بدلہ میں بھی اگر تیری حمایت حاصل کرنی پڑے۔ تو میں اسکی طرف آنکھ اُٹھا نہ دیکھوں +

اس غیور دل کی حالت پر غور کرو۔ اس متوکل انسان کی شان پر نظر ڈالو اس یقین سے پُر دل کی کیفیت کا احساس اپنے دلوں کے اندر پیدا کر کے دیکھو کہ کس یقین اور توکل کے ماتحت وہ مسیلمہ کو جواب دیتا ہے۔ کیا کوئی بادشاہ ایسے اوقات میں اس جرأت اور دلیری کو کام میں لاسکتا ہے۔ کیا تاریخ کسی گوشت اور پوست سے بنے ہوئے انسان کو ایسے مواقع میں سے اس سلامتی سے نکلتا ہوا دکھا سکتی ہے اگر نہیں تو اسکی وجہ کیا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ آپکی زندگی سے مقابلہ کرنا ہی غلط ہے کیونکہ آپ نبی تھے اگر آپ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو انبیاء سے۔ مگر جو شان آپکو حاصل ہے اسکی نظیر انبیا میں بھی نہیں مل سکتی۔ کیونکہ آپ کو سب انبیا پر فضیلت ہے +

اسجگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیلمہ کو جواب دیتے وقت رسول کریم کے یہ مدنظر نہ تھا کہ آپ حکومت کے حق کو اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپکا انکار توکل علی اللہ کے باعث نہیں بلکہ اپنی اولاد کی محبت کی وجہ سے قرار دیا جاتا۔ لیکن رسول کریم نے اپنی اولاد کو اپنے بعد اپنا جانشین نہیں بنایا۔ بلکہ حضرت ابوبکر کی خلافت کیطرف اشارہ فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا انکار کسی دُنیاوی غرض کیلئے نہ تھا۔ بلکہ ایک بے پایاں یقین کا نتیجہ تھا +

اسی طرح یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیلمہ کذاب کی مدد حاصل کرنا بظاہر مذہبی لحاظ سے بھی مضر نہ تھا کیونکہ اگر وہ یہ شرط پیش کرتا کہ میں آپکی اتباع اس شرط پر کرتا ہوں کہ آپ فلاں فلاں دینی باتوں میں میری مان لیں تو بھی یہ کہا جا سکتا تھا کہ اپنی بات کی پیچ کی وجہ سے آپنے اسکے مطالبہ کا انکار کر دیا۔ لیکن اس نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے معلوم ہو کہ وہ مذہب میں تبدیلی چاہتا تھا۔ پس آپکا انکار صرف اس توکل اور یقین کا نتیجہ تھا۔ جو آپ کو خدا تعالےٰ پر تھا +

ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آپ اگر چاہتے تو اسوقت

تادیب النساء

حقوق نسوان کا زبردست حامی

حلیمہ نے اپنی بڑی بہن سلیمہ سے پوچھا۔ کہ بہن! یہ قادیانی کیا مذہب نکلا ہے رات ابا جان بھائی حمید کو سخت ڈانٹتے رہے تھے بار بار نہیں منع کیا ہے۔ مگر تم قادیانی اخباروں یا اشتہاروں کے دیکھنے سے باز نہیں آتے۔ میں دیکھتی ہوں کہ بھائی جان لغو سے لغو ناول پڑھتے ہیں۔ قسم قسم کے دیوان جمع کر رکھے ہیں۔ مگر ابا جان نے کبھی منع نہیں کیا۔ بلکہ اماں جان نے ایک بار شکایت کی تو فرمایا کیا ہوا بچہ ہے پڑھنے دو۔ تفریح طبع کا بھی کچھ سامان چاہیئے۔ اب اس مذہب کی کتابوں سے جو منع کرتے ہو تو کوئی بڑا ہی برا مذہب معلوم ہوتا ہے یہ کیا بات ہے۔ بھائی کو ابا نے ایسا ڈانٹا ایسا جھڑکا۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھی بیٹھی کانپ گئی۔

سلیمہ (جو لکھی پڑھی بی بی ہے اور اب اس کا شوہر احمدی ہو چکا ہے) نے پیار سے حلیمہ کو گلے لگا لیا۔ اور کہا۔ کہ یہ مذہب جسے قادیانی کہتے ہیں نیا مذہب تو نہیں وہی مذہب ہے جو تیرہ سو برس گذرتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ یہ مذہب عورتوں کے حق میں ایک ابر رحمت ہے۔ اس مذہب کے امام نے عورتوں کو ذلت سے نکال کر عزت کے مقام پر پہنچایا۔ اس نے بعض مردوں کو خدا و رسول کے حکم جو بھلائے جا چکے تھے پھر یاد دلائے۔ اور انہیں بتایا کہ عورتیں بھی رو کار رکھتی ہیں۔ خدا کی کتاب نے ان کے بھی کچھ حق مردوں پر رکھے ہیں۔ وہ مردوں کے پاؤں کی جوتی نہیں بلکہ ان کا لباس ہیں۔ جوتی بہت حقارت کا کلمہ ہے مگر کاش بعض مرد ان کی اتنی بھی قدر کرتے جتنی اپنے جوتے کی دیکھتے ہیں۔ سعید صبح اٹھتے ہی اپنے بوٹ کو کس شوق سے اٹھاتا اسپر روغن لگاتا اور پھر اسے صاف کر کے رکھتا ہے۔ غرض عورتیں بڑی مشکلات میں تھیں اس مبارک انسان نے ان بیکسوں بےبسوں کی حامی بھری۔ اب جو لوگ اس مذہب میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ عورتوں کی بڑی عزت کرتے ہیں ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں کسی احمدی خاندان میں جانا جیتے جی بہشت میں جانا ہے اور صرف یہی ایک فرقہ ہے جسکے اکثر افراد کے گھروں میں عورتیں آرام پا سکتی ہیں ورنہ بیچاری عورتوں کا سوا خدا کے اور کون ہے۔ ہانڈی میں نمک زیادہ ہو گیا میاں نے غصہ میں آکر گرم گرم ابلتا ہوا شوربا بیوی کے سر پر انڈیل دیا بدن جل گیا آبلے نکل آتے۔ مگر فریاد رس کون ہے۔ بی بی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ میاں نے میلی نظر سے دیکھا شیشہ دل چکنا چور ہو گیا۔ اس درد کو سننے والا کون ہے۔ نکاح ہو گیا۔ بی بی کئی سالوں سے اپنے ماں باپ پر دوبھر ہو رہی ہے میاں نہ رکھتے ہیں نہ بساتے ہیں۔ میاں کو کون سمجھائے۔ اور سمجھائے تو کون سوائے بی بی کی حامی کون بھرے۔ اور عدالت میں کون جائے۔ کسی کا سر پھر گیا ہے جو اپنی فضیحت عدالتوں میں کرائے۔ سوا اس کے اور کیا ہے کہ صبر سے بیٹھی رہے محنت مشقت کر کے پیٹ پالے۔ اور کسیکی جان کو روتی رہے۔ ایک خدا شناسی خدا پرستی ہی ہے۔ جو الہی حکموں کی تعظیم کا دل میں خیال لائے۔ یہ خدا ترسی اس مذہب کے امام نے اپنے پیروں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور وہ محض اللہ کے لئے اپنی بیویوں کے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں۔ خود تکلیف اٹھاتے ہیں مگر انہیں تکلیف نہیں ہونے دیتے۔ پچھلے دنوں میں بیمار ہو گئی نعیمہ (لڑکی) کے ابا نے میری وہ خدمت کی ۔مجھ غریب سے وہ ہمدردی کی کہ میری جان بھی ان پر نثار ہو جائے تو اس کا معاوضہ نہ ہو سکے میں نے دیکھا کہ بار بار میرا حال پوچھتے ہیں۔ خود جا کر ڈاکٹر سے نسخہ بنواتے ہیں مجھے پلاتے ہیں اور بچوں کو سنبھالتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر تہجد میں رو رو کر میرے لئے دعائیں مانگتے ہیں یہ غمگساری۔ میں نے تو کسی میں نہیں دیکھی۔ آخر اتنی نیکی اتنی ہمدردی یونہی نہیں پیدا ہو جاتی کوئی خدا کا بزرگ ہی ہو تو اس کی تعلیم سے یہ باتیں پیدا ہوں۔ میں تو اپنے پڑوس میں ایک شاہ جی کے حالات جانتی ہوں ہر وقت تسبیح پھیرنے اور وظیفے پڑھنے میں لگے رہتے ہیں۔ باہر بڑے حلیم بڑے خوش اخلاق مشہور ہیں۔ مگر اندر زنخانہ میں آکر ایک پھاڑ کھانے والا بھیڑیا بن جاتے ہیں۔ کوئی دن ہی خالی جاتا ہے جو وہ اپنی بی بی کی تواضع اپنے عصاء مبارک سے نہ کرتے ہوں۔ پچھلے مہینے ایک کھانا ان کے حسب منشاء نہ پکا۔ تو اپنی بیوی کو ایسا مارا کہ اس بدقسمت کی چمڑی ادھیڑ دی۔ ادھر ہمارے میاں ہیں خدا انہیں سلامت رکھے کہ جو کچھ پکے اور جیسا بھی پکے۔ صبر و شکر کر کے کھا لیتے ہیں پھر بار بار معذرت کرتے ہیں کہ عورتیں بیچاری کس قدر دکھ اٹھاتی ہیں ہم تو اس گرمی کے موسم میں بارہ بجے دوپہر کے آگ کے سامنے نہیں بیٹھ سکتے۔ کہاں یہ پاکیزہ خیال اور کہاں وہ زعونی دماغ۔ کہ اندر بیوی کو سر میں چکر آ رہے ہیں اور باہر سے فرمائش پر فرمائش کہ یہ کر وہ کر۔ پھر یہی ایک بات نہیں۔ آخر ہمارے گھر میں لکھے پڑھے لوگ ہیں ابا نے ہمیں بھی پڑھایا۔ مگر خدا کی کتاب کا ایک حرف نہ بتایا۔ وہاں نعیمہ کے ابا ہیں صبح اٹھتے ہیں تو مجھے ترجمہ سے قرآن مجید پڑھاتے ہیں اور دین کی باتیں سکھاتے ہیں۔ ایک دن کا ذکر ہے ایک کتاب پڑھ رہے تھے تو رو پڑے کہنے لگے۔ بہت کوشش کرتا ہوں مگر امام کے حکم کی تعمیل نہیں ہو سکتی میں نے پوچھا وہ کیا فرماتے ہیں کتاب میرے سامنے رکھ دی۔ جسے میں نے نقل کر لیا۔ وہ پرچہ شاید میری صندوقچی ہی میں پڑا ہوگا۔ یہ کہہ کر سلیمہ نے صندوقچی کھولی وہ کاغذ نکالا اور پڑھنا شروع کیا۔

نفعو الرفق فان الرفق راس الخیرات نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔ اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آئیں۔ وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغا باز نہ ٹھیرو۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیساتھ زندگی کرو۔ اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جسکو خدا نے جوڑا ہے اسکو ایک گندہ برتن کیطرح مت توڑو۔ منہ م

حلیمہ پر ایسا اثر ہوا کہ اسکی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور اس نے کہا اس مذہب کی کتابیں پڑھنے کو مل سکتی ہیں سلیمہ نے کہا مل سکتی ہیں اور کشتی نوح تو میرے پاس ہے پہلے اسے پڑھو سلیمہ نے کہا میں ضرور پڑھونگی۔ مگر بہن یہ تو بتاؤ جب یہ مذہب ایسا اچھا ہے تو پھر ہمارے ابا جان کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا وہ نہیں چاہتے کہ میری بیٹی سکھی رہے۔ سلیمہ نے کہا اسی سکھ کی وجہ سے تو انہوں نے مولوی عظمت اللہ کا کہنا نہیں مانا ورنہ اس بدبخت ملاں نے تو کہہ دیا تھا۔ کہ تمہاری بیٹی کا نکاح فسخ ہو گیا۔ کیونکہ اسکا شوہر مرتد ہو چکا حلیمہ نے حیرت سے پوچھا یہ ملاں لوگ کیوں اسقدر دشمن ہیں سلیمہ نے کہا ان کی بدبختی میں تو دعا کرتی ہوں ساری خلقت احمدی ہو جائے تاکہ تمام جہان کی بیٹیوں کو میری طرح سکھ ملے۔ اور خدا اس امام پاک کی بیٹیوں کو بھی اسلام

عطا کرے۔ اسلام اور دنیا کا آرام [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قومیت و سلطنت

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

اگر نظر اعتبار سے مناظر قدرت کا ملاحظہ کیا جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ انسان کائنات عالم پر حکومت کر رہا ہے۔ انسان کو خالق کون و زمان نے وہ نفسی خواص عطا فرمائے ہیں کہ تمام ذرات عالم ایک حد تک اس کے آگے سربسجود ہیں یہ بات صرف خدا کی فعلی کتاب سے ہی ہمیں معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس کی قولی کتاب بھی یہی شہادت دے رہی ہے۔

هو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فیما اتاکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم۔ اعراف رکوع ۲۰۔

اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے تم کو زمین کا بادشاہ بنا دیا بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کر دیا تاکہ تم کو کھول دے کہ تم ان اشیاء سے کیسے کام لیتے ہو جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں مگر یاد رکھو اور ضرور یاد رکھو کہ تیرا رب گناہوں کے بعد جلد پکڑ لیا کرتا ہے۔ اور تحقیق وہ بخشنہار اور سچی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں اور حکام کے لئے ایک سنہری اصل کو بیان فرما دیا ہے کہ تمام انسان زمینی اشیاء پر حاکم ہیں اور یہ چیزیں اس لئے ان کے ماتحت رکھی ہیں تاکہ انھیں ان کے اعمال کے مطابق جزا سزا دے۔ اور اس لئے آیت کریمہ کے آخر میں فرما دیا کہ وہ گناہوں کی پاداش میں جلد اور سخت سزا دیا کرتا ہے۔ اور سچی محنتوں اور مساعی جمیلہ کو ضائع بھی نہیں کیا کرتا۔ یاد رہے کہ حاکم اسی وقت تک حکمران ہے جب تک اس کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ اپنی محکوم اشیاء کو اپنی حکومت سے متمتع اور منتفع کرتا رہتا ہے جتنا وہ رعیت کے لئے نافع اور مفید ہوگا اتنی ہی اس کی حکومت طوالت پکڑتی جائیگی۔ صلہ رحمی اور نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے وہ زمین میں دیرپا ہو جاتی ہے۔ اور یہی بات لفظ غفور الرحیم سے مترشح ہو رہی ہے۔ کیونکہ جب تک حاکم کا وجود رعایا کے لئے نفع رساں ہوتا ہے اس وقت اس کی خطائیں خدا معاف کرتا رہتا ہے۔ اور اس کی کوششوں کو بارآور کرتا رہتا ہے۔ اور جب حکام عنان ظلم کو دراز کر دیتے ہیں تو سریع العقاب کا اسم مبارک ان کی عنان حکومت کو پکڑ لیتا ہے۔ اور ان کی صف حکومت صفحۂ دنیا سے یکدم لپیٹ دیتا ہے۔ کان لم تغن بالامس گویا کہ وہ دنیا میں قائم ہوئی ہی نہ تھی۔ واما الزبد فیذہب جفاء ان کا ظاہری رعب و دبدبہ کسی

کام نہیں آتا وہ ایک جھاگ ہوتی ہے جو یونہی اکارت چلی جاتی ہے تکملہ العصر آیت کریمہ صاف بتا رہی ہے کہ تمام انسان خلفاء الارض ہیں۔ اگرچہ خلفاء میں باہم مراتب و مدارج ہیں۔ اسی مضمون کو بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث شریف میں بیان فرمایا ہے۔ جہاں فرمایا ہے کہ بادشاہ اپنی رعایا کا نگہبان ہے وہ اپنی رعایا کے متعلق ضرور پوچھا جائیگا۔ پھر فرمایا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ہر ایک تم سے بادشاہ ہے اور ہر ایک کو اپنی رعیت کے متعلق تم میں سے جوابدہی کرنی پڑیگی۔ پھر فرمایا الرجل فی بیتہ راع وھو مسئول عن رعیتہ یہاں تک کہ خود انسان اپنے نفس اور اعضاء کا حاکم ہے ان کی بابت پوچھا جاویگا غرض انسان تمام مخلوقات پر حاکم اور بادشاہ بنایا گیا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنی رعایا کی بہبودی اور بہتری کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ سید القوم خادمھم یہ انفرادی حکومت ہر انسانی شخص کو حاصل ہے۔ جو اپنی رعایا کی بھلائی میں زیادہ سعی کریگا وہ ان سے متمتع بھی زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنے خالق و مالک کے قوانین کی پیروی کر کے ان سے فائدہ اور نفع اٹھایا جو کہ خدا نے انسان کی ہی خاطر پیدا کی ہیں فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی جو میری ہدایت کے مطابق کام کریگا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت اور ناکام ہوگا۔ خدا کے احکام اور اوامر کی یہی قدر ہوتی ہے کہ ان کا امتثال کیا جاوے اور نواہی الٰہیہ سے اجتناب کیا جاوے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو فرمانبرداری میں ثابت قدمی دکھاتا ہے اور اسیطرح سے نعماء الٰہیہ کی قدر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نعمت کو بڑھا دیتا ہے۔ اذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید اور جب تمہارے رب نے اعلان دیدیا کہ اگر تم شکر بجا لاؤ گے تو مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ تم کو اور زیادہ دونگا اور اگر تم نے کفر کیا تو یاد رکھو میرا عذاب نہایت ہی سخت ہے۔ قرآن کیا ہی عجیب کتاب ہے ایک ہی مضمون کو جا بجا کیسی مطابقت تامہ کے ساتھ بیان فرماتا ہے۔ وہاں فرمایا کہ اللہ سریع العقاب اور غفور الرحیم ہے۔ اور یہاں فرمایا کہ جو شکر کریگا اسکو اللہ تعالیٰ اور زیادہ دیگا اور جو کفر کریگا اس کو عذاب شدید دیا جاویگا۔

ہم نے مذکورہ بالا بیان میں بیان کیا ہے کہ بنی نوع انسان کا ہر فرد اپنے اپنے دائرے کے اندر حکمران ہے اور ثابت کیا ہے نافع الناس کو زیادتی نعمت عطا ہوتی ہے۔ اور اس کے وقت کو لمبا کر دیا جاتا ہے۔ اس زریں اصل پر جو عملدرآمد کرتا ہے وہ اللہ کے فضل اور نعمتوں کا وارث بنتا ہے۔ اور جسکو لوگوں کی اصلاح کا فکر دامنگیر ہوتا ہے وہی زمین میں دوسروں کی نسبت زیادہ تر مخلوقات کا راعی قرار پاتا ہے۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ہم نے نصیحت کرنے کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ زمین میں وہ میرے بندے وارث ہونگے جو زیادہ صلاحیت رکھینگے۔ اور مخلوقات کی اصلاح کے لئے زیادہ فکر کرینگے۔ یہ مسلم امر ہے کہ افراد کے مجموعہ کا نام قوم رکھا گیا ہے کیونکہ اس کے مختلف افراد کے ساتھ اس کا قیام ہوتا ہے۔ پس مندرجہ بالا اصل کی وہ قوم حاکم اور راعی بن سکتی ہے جس میں رعیت پروری اور محکوم اقوام کی بہبودی کا زیادہ خیال ہو اور رعایا کی خیر خواہی صرف خیال تک ہی محدود نہ ہو بلکہ اس کو عملی پیرایہ میں لے آوے۔ اور اس کی ہر وقت یہی کوشش اور سعی ہو کہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے اور ہمیشہ ایسی تدابیر میں لگا رہے جن سے کسی نہ کسی طرح لوگوں کا نفع مدنظر ہو۔ بیشک ایسی قوم اس قابل ہے کہ وہ لوگوں پر حکومت کر سکے۔ جب تک اس میں یہ صفت رہیگی تب تک وہ قوم حکومت کر سکیگی۔ بغیر قربانی کے کوئی آرام آسائش اور کامیابی نہیں مل سکتی۔ بغیر کد و جد مراد یابی کی امید رکھنا سخت بیوقوفی اور حمق ہے ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا تھوڑی سی تکلیف کر و تمھیں دوگنا آرام مل جاویگا۔ راعی جو اپنی رعایا کی خبرگیری نہیں کرتا وہ کیسا راعی ہے پس وہ راعی جو اپنے فرائض منصبی کے بجا لانے میں تغافل اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے سلطنت کی اس شاخ و بن کو کاٹ رہا ہے جس پر اس کا تخت ہے۔ جب وہ خود اپنے ہاتھ سے شاخ کاٹ لیگا اسکا تخت زمین پر گر جائیگا۔ کیسا ہی سخت لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسئول عن رعیتہ کہ وہ اپنی رعیت کی بابت پوچھا جاویگا۔ جب ایک شخص اپنے تغافل کی وجہ سے معزول ہو سکتا ہے تو کیا قوم جو من حیث المجموع تغافل اختیار کرتی ہے اور اپنی رعایا کی بہبودی اور رفاہ کی پرواہ نہیں کرتی تو اسے اسی دن سے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنا بوریا بستر باندھ لے۔ کیونکہ اسے اب کوئی حق اور فوقیت حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ دوسروں پر حکومت کر سکے۔ اب کوئی حق اور فوقیت نہیں ہے کہ وہ دوسروں پر حکومت کر سکے۔ اب حکومت کے لائق کوئی اور قوم ہوگی جو اس سے بڑھ کر مخلوق الٰہی کے لئے نافع اور مفید ہوگی۔ اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

اسے اللہ تو سلطنت کا مالک ہے۔ سلطنت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور سلطنت چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ ذلت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں خوبی ہی خوبی ہے۔ تو نے ہر شے کا اندازہ کیا ہوا ہے دوسری جگہ صاف بتا دیا ہے کہ کن کو وہ ملک کا وارث بنایا کرتا ہے ان الارض یرثها عبادی الصالحون۔

اس موجودہ زمانہ میں اسلامیوں سے قریباً بہں سلطنتیں چھینی گئی ہیں تو کیا اب اسلامیوں کو فکر نہیں کرنی چاہئے کہ یہ کیوں ہوا خدا ظالم نہیں ہے ولایظلم ربك احدا تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ذالك بما قدمت یداك وان الله لیس بظلام للعبید۔ یہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہوا جو کچھ ہوا ہم نے خدا کے عطایا کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ جب تک ہم میں کچھ بھی نیکی تھی خدا ہماری خطاؤں کی پردہ پوشی کرتا رہا یہ سب کچھ ہماری شامت اعمال ہے۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے۔

اپنے کفر کی خبر سے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے۔

سید ادریسی اور حکومت عثمانیہ

سید ادریسی کا مولد بلدہ صبیہ ہے جو کہ عسیر کے علاقہ میں ہے آپ کے والد کا نام سید علی اور دادے کا نام سید محمد اور پردادے کا نام سید احمد ادریسی تھا ستر برس کا عرصہ ہوا ہے جبکہ سید احمد ادریسی مغرب سے ہجرت کر کے علاقہ عسیر میں آ رہے تھے سید محمد ادریسی کا والد اور اس کے آباء و اجداد اور تمام خاندان صلاح و تقویٰ۔ استقامت اور خدمت دین میں بڑی شہرت رکھتے تھے۔ اور یمانی لوگ اس خاندان کی بڑی عزت اور احترام کرتے تھے۔ اور اس خاندان کے مردوں کی عزت کرتے تھے اور ان کی نصائح اور پند کو توجہ سے سنتے تھے اور بڑے بڑے ضروری امور میں ان کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ اور یہ ایک بڑے اہم اسباب میں سے ایک سبب ہے جس نے سید محمد کو اس حالت امارت اور سیادت میں ظاہر کیا ہے۔ سید محمد نے صبیہ میں ہی قرآن شریف حفظ کیا اور بعض علوم ادبیہ فنون یمانی اُستادوں سے پڑھے۔ اور آپ کے والد آپ کو لوگوں سے بہت مخالطت رکھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سید ادریسی نے بیس برس عمر کے بعد لوگوں سے مخالطت شروع کی۔ جب سید محمد کی عمر پچیس برس کی عمر ہوئی تو آپ کو ازہر مصر میں بھیجا گیا۔ وہاں چند سال بقیہ علوم و فنون سیکھتے رہے۔ پھر آپ سوڈان تشریف لے گئے وہاں ایک سال اور کئی ماہ رہے اور وہاں سے اپنے وطن اسیر آ گئے۔ جہاں کہ اب تک مقیم ہیں اور آجکل ان کی عمر ۵۰ سال ہے آپ قوی بناوٹ اور لمبے قد اور صحیح الجسم اور گندم گوں رنگ کے ہیں عقل و فہم و ذکا متانت و رزانت کے علائم اور آثار آپ کے چہرہ سے نمایاں طور سے ٹپکتے ہیں۔ سید ادریسی یمانیوں سے بسلسلے ہوئے سوائے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے کچھ اور استعمال نہیں کرتے۔ کیا سبب ہے کہ یمنی لوگوں کے دل ان کی طرف مائل اور جھکے ہوئے ہیں اور وہ ان کے قلوب اور عقول پر مالک اور متصرف ہیں اس کا صرف یہی سبب ہے کہ وہ ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ خدمت دین میں مصروف و مشغول رہتے ہیں شریعت کو عملی پیرایہ پہناتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو لڑائیوں سے روکتے رہتے ہیں قبائل اور عشائر کے مابین اختلاف قدیمہ اور شقاق بعیدہ کو دور کرتے رہتے ہیں۔ اور باشندوں میں احقاق حق اور کبیر و صغیر اور وضیع و رفیع کے مابین مساوات اور عدل و انصاف قائم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ علاوہ یہ کہا جاتا ہے کہ سید ادریسی نے یمنیوں کو فاسفورس اور کہرباء اور زمانہ کی کئی نئی ایجادوں کے ذریعہ سے اپنی طرف مائل کیا ہے جنکو یمنی عربوں نے کبھی نہیں دیکھا اور یہ کہ اس نے نبوت یا ولایت کا دعویٰ کیا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور جھوٹوں اور منافقوں نے ان کی طرف یہ باتیں منسوب کر دی ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس نے یمنی لوگوں کو محبت اور برہان کے ساتھ اپنی طرف کھینچا ہے اور ہم نے کبھی نہیں سنا کہ سید ادریسی نے کبھی ولی ہونے کے متعلق ایسا دعویٰ کیا ہو۔ حالانکہ ہم بھی یمنی ہیں۔

یمنی لوگ سید ادریسی سے شدید محبت رکھتے ہیں اور اس کی تقلید کرتے ہیں اور اس کی اطاعت میں حد کر دیتے ہیں۔ اور اس کے اوامر کی متابعت میں سرگرم ہیں اور وہ بڑا سعادت نیک بخت سمجھا جاتا ہے جو اس کی زیارت سے مشرف ہوتا اور اس کا ہاتھ اور گھٹنا چومنے سے برکت ڈھونڈتا ہے یہ تمام گرویدگی لوگوں میں اس وجہ سے ہے کہ وہ قواعد عدل اور مساوات کو بڑی مضبوطی کے ساتھ متمسک ہے۔ اور سیاسی کے تمام طبقوں میں ان کو یکساں طور سے جاری کرتا ہے۔ بہرحال اس بارہ میں شریف و ضعیف کے درمیان کوئی فرق اور تمیز نہیں کی جاتی اور سب کو قضا اور معاملات میں یکساں حالت میں رکھا جاتا ہے۔ سید ادریسی کے مصر سے عسیر کی طرف مراجعت سے پہلے ملک کی حالت بہت ابتر تھی۔ شیرازہ مساوات اور عدل پراگندہ اور امن مفقود تھا۔ امن معدوم تھا لڑائی بکثرت ہوتی تھی۔ زبردست کا زیردست پر ظلم و اعتداء ایک امر مالوف ہو گیا تھا بیٹا اپنے باپ اور باپ اپنے بیٹے سے ہراساں رہتا تھا۔ انسان رات کو اندھیرے میں بیٹھنا پسند کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ دشمن کہیں اسکو نہ دیکھ پائے جب کہ وہ چراغ کو روشن کرے۔ اور اس پر گولی چلا دے۔ چوروں ڈاکوؤں اور رہزنوں کی کثرت کی وجہ سے راستے مسدود تھے۔ غرضیکہ باشندے سخت تنگی کی حالت میں رہتے تھے اور ان کو راحت و آرام ذرا بھی نصیب نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سید ادریسی کے آنے پر تمام یہ باتیں دور کر دیں۔ کیونکہ وہ قبائل کی نصح اور ارشاد میں لگ گیا اور ان میں دینی تعلیم اور تمدن کو رائج کرنے میں مشغول ہو گیا۔ انکو اپنی طرف مائل کر لیا اور ان کے دلوں پر مالک ہو گیا اور انھیں میں سے اپنے پاس ایک قوت اور جمعیت جمع کر لی۔ پھر احکام شریعت بغیر کسی رو و رعایت کے ان پر جاری کرنے لگا۔ سینکڑوں مردوں کو ملک عدم میں پہنچا دیا جو جرم قتل کے مرتکب ہو چکے تھے اور حد سرقہ کی اقامت کے لئے بہت سے ہاتھ اس نے کاٹ دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں امن قائم ہو گیا۔ اور لڑائی اور فساد کا نام و نشان نہ رہا شقاق رخصت ہوا اور اس کی جگہ وفاق نے سنبھال لی قوی اپنی حد پر ٹھہر گیا اور اس علاقہ میں عدل و مساوات کا سکہ جم گیا باشندگان آرام و آسائش میں ہو گئے انھیں اپنی جانوں اور مالوں کا خوف نہ رہا جوں جوں وہ گذشتہ زمانہ کے مصائب اور شدائد کو یاد کرتے اور موجودہ آرام کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے تو روز افزوں انکی محبت سید ادریسی کے ساتھ بڑھتی اور اس کی اطاعت اور متابعت کے لئے زیادہ سرگرم ہوتے اور باہمی تعلقات اور روابط کو مضبوط کرتے جاتے ہیں۔

سید ادریسی نے امراء کبار کی ایک بڑی تعداد کو معدوم کر دیا ہے جو کمزور بری لوگوں کے قتل کے موجب بنے تھے لہذا نہ ان کی قومی علو قدری اور رفعت منزلت کی ذرا پرواہ نہیں کی اور نہ ان کی عظمت و شرف حکومت سے ڈرا۔ اس کا ہمہ کسی فرد سے بڑا نہیں مانا کیونکہ عدل اور حق تھا حکم اور ادارت کے متعلق سید ادریسی کا اصل اصول عمل ہے اور عدل اس کے نزدیک ہر شے کے اوپر ہے اور اسی وجہ سے عرب کے لوگ عموماً اور عسیر کے خصوصاً اس کی طرف مائل ہوتے اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے علاقہ اور طریق عدل کو پسند کیا جاتا ہے۔

سید ادریسی نے حکومت عثمانیہ کے ساتھ کبھی ظالمانہ اور متعدیانہ برتاؤ نہیں کیا اور نہ اس نے اسے کبھی اعلان جنگ دیا ہے۔

بلکہ معاملہ برعکس پلٹا ہے کیونکہ باب عالی یمن کے والیان اور جاہل مغرور گورنروں کی جھوٹی باتوں کو سُن لیتا تھا جو وہ اس کے پاس ادریسی کے برخلاف پُہنچاتے تھے اس پر باب عالی حکم بھیج دیتا تھا کہ سید ادریسی کے برخلاف فوجکشی کی جائے پھر وہ دفاع کے لئے مجبور ہو جاتا تھا اور شہروں و قلعوں پر حملہ کر کے ان پر قبضہ حاصل کر لیتا تھا۔

سید ادریسی اور جیش عثمانی کے درمیان ایک عظیم الشان واقعہ واقعہ جازان ہے جس میں چار ہزار سے زیادہ عثمانی سپاہی مارے گئے تھے اور زخمیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں اور جرنیل محمد راغب بک مجبور ہو گیا تھا کہ وہ سید ادریسی کے پاس پناہ لیوے۔ کیونکہ وہ باب عالی سے ڈرتا تھا۔ اس غلطی کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوتی تھی۔ یہ ترکی جرنیل ڈیڑھ سال تک ادریسی کے پاس مکرم معزز رہا تھا پھر سید سے بغیر اجازت کے بھاگ گیا تھا حالانکہ وہ سید ادریسی کے ساتھ بڑی آزادی کے ساتھ رہتا تھا۔

بدون عمل بالقرآن نجات نہیں

آجکل جہاں اسلام پر اسکے دشمنوں سے مختلف طریقوں سے حملے ہو رہے ہیں ایک طریق نہایت تعجب انگیز درجے کا فریب ایجاد کیا گیا ہے وہ یہ کہ دشمنوں نے ایسا جامہ پہنا ہے کہ وہ مسلمانوں کی نظر میں اپنے آپکو مسلمانوں سے بڑھ کر اسلام کا زیادہ خیر خواہ ہونا اور ان کے علماء فقراء سے بڑھکر اسلام کا عارف ہونا دکھانا چاہتے ہیں کئی مضامین ٹریکٹوں میں اور ہینڈ بلوں میں اور اخباروں میں دیکھے گئے ہیں۔ کہ دشمن ایک عربی باطل اپنے مفید مطلب پیش کرتے ہیں اور اسکے ثبوت کیلئے بغرض فریب دہی قرآن کریم کی بعض آیات پیش کر دیتے ہیں ان کا یہ فعل طوق زریں در گردن خر کا مصداق ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو خصوصاً انکے علماء کو یہ الزام دیا جاتا ہے کہ وہ قرآن کریم کو نہیں سمجھتے اسوقت جس دعوے کے بعض اجزا کی تردید میرے پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم تمام مذاہب صحیحہ کی تصدیق کرتا ہر ایک اہل کتاب کو یہی حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اپنی کتاب پر عمل کرو تمہیں اسلام میں داخل ہونے سے کوئی غرض نہیں۔

پیارے ناظرین اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم تمام مذاہب حقہ جو اسکے نزول سے پہلے چلے آتے ہیں ان کے اصول کی حقانیت پر یقین دلاتا ہے اور اس صدا کو علی الاعلان بلند کرتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا نحل رکوع ۵ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کہ ہر ایک امت میں ہم نے رسول برپا کیا اور کوئی بھی امت نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ حکم دیا ہے کہ مسلمان اس بات کا اعلان کریں کہ ہم خدا کے تمام نبیوں کو مانتے اور نبیوں کی تمام کتابوں کو کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یقین کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ کتابیں جو اس وقت ان نبیوں کی اتباع کا دعوے کرنے والے پیش کرتے ہیں یہ کتابیں بعینہ وہی ہیں جو کہ ان اقوام کے بانیان مذاہب نے ان کو دی تھیں بلکہ قرآن کریم کا وجود نعوذ باللہ لغو ٹھہرتا اگر وہ کتابیں بعینہ قایم و ثابت ہوتیں قرآن کریم کے سورج نے اپنے طلوع کے کئی اسباب بیان فرمائے ہیں کبھی یہ کہ پہلے تمام مذاہب میں اختلاف کا سیلاب ایسا اٹھا ہے کہ اصلیت کے طلبگار کے اس تلاطم میں پاؤں نہیں جم سکتے تو اس کو یاوری کے لئے اور اس اندھیر سے نجات دینے کے لئے اس نیر صداقت کا درخشاں چہرا ظاہر ہوا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون کہ ہم نے بے ریب تجھ پر کتاب اس غرض کیلئے اتاری ہے۔ کہ جن باتوں میں پہلوں نے اختلاف ڈال رکھے ہیں ان کو کھول دے اور ہدایت اور رحمت ماننے والوں کے لئے نحل رکوع ۸ اور کبھی باعث نزول یہ فرمایا ہے کہ اہل کتاب نے بہت سی ہدایت کی باتیں لوگوں سے مخفی کر لی تھیں تاکہ ان ہدایتوں کو ظاہر کیا جائے۔ مثلاً یہود اور نصاریٰ کو یوں خطاب فرماتا ہے۔ یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس اسلئے آیا کہ تم لوگ بہت حصہ کتاب کا چھپا چکے تھے اس کا اظہار کرے اور کبھی سبب نزول یہ بیان فرمایا کہ اہل کتاب پہلے رسولوں اور کتابوں سے ایسے غافل ہو گئے ہیں کہ ان کے دماغ فراموش کر چکے ہیں اور یہ کہنے پر تیار ہیں کہ ہمارے پاس تو کبھی کوئی رسول نہیں آیا یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر ونذیر اے کتاب والو ہمارا رسول تمہارے پاس ایسے وقت میں آیا کہ رسولوں کو آتے ہوئے ایک مدت گذر چکی تھی۔ کہیں یہ نہ کہہ دو کہ ہمارے ہاں تو کوئی بشارت دینے والا ڈرانے والا کوئی بھی کبھی نہیں آیا سو اب تمہارے پاس بشیر و نذیر آیا یعنی یہ رسول نہ آتا تو تم پہلوں سے بھی منکر ہو سکتے تھے اس کا آنا پہلوں کے آنے کو ثابت کرتا ہے اس کا انکار پہلوں سے انکار کو لازم پکڑتا ہے غرض کہ قرآن مجید کے اترنے کے اسباب کئی بیان کئے گئے ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ عربوں کا عذر توڑا جائے کہ وہ پہلی کتابوں سے بے خبر تھے تو صراط مستقیم پر قدم مارنے سے وہ قاصر تھے اسی سبب پر کوئی معترض نہیں آتا کہ یہ نتیجہ نکلے کہ قرآن کریم صرف عربوں کے لئے آیا پہلی کتابوں کی تعریف کرنا یا یہ کہنا کہ وہ اپنی اپنی کتاب کے مطابق حکم کریں یہ نتیجہ ہرگز ظاہر نہیں کرتا۔ کہ وہ مذاہب صحیح اور درست ہیں بلکہ اپنی اپنی کتاب پر چلنے کا حکم دینے سے یہ منشا ہے کہ تم مسلمان بنو اور قرآن کریم کے اوپر عمل کرو قرآن ہی وہ دین ہے جو کہ موسیٰ اور ابراہیم و نوح کو ملا جسکی طرف داؤد و سلیمان و مسیح دعوت دیتے رہے اس بیان کی ثبت یہ آیات ہیں۔ شرع لکم من الدین ما وصیٰ بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ شوریٰ رکوع ۲ رسول من اللہ یتلو صحفا مطہرۃ فیھا کتب قیمۃ تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے وہی دین بیان فرمایا ہے جو کہ نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ کو وصیت کی اس دین کو قایم کرو اور الگ الگ ٹولے نہ بناؤ یہ رسول اللہ کی طرف سے وہ پاک کتاب سناتا ہے جس میں قایم رہنے والی کتابیں سب آگئیں) یعنی قرآن تمام کتابوں کا مجموعہ ہے انجیل والے انجیل پر عمل کریں تورات والے تورات پر عمل کریں سب ہی قرآن میں موجود ہے اور یہ تمام کتابوں کا محافظ ہے اس نے تمام مذہبی علوم کو اپنے اندر رکھا اور مذہبی سلطنتوں پر غالب آیا اور اسکی دیگر کتب کی مثال مختلف قوموں کے سامنے یوں پیش کی جاتی ہے کہ جو تم موسیٰ کی وحی سے سیراب ہوتے تھے اور جو کہ مسیح کی تعلیم سے ہدایت پاتے تھے اور جو کسی اور نبی کی نہر سے اپنے لئے آبپاشی کرتے تھے تمہاری نہریں خشک ہو گئیں اور ان کے پل اور بند ٹوٹ گئے۔ تم پانی کے نہ ملنے کے باعث موت کے کنارے پہونچے تمہیں بشارت ہو کہ ایک رسول خدا نے برپا کیا ہے جو ان تمام نہروں کا پانی دنیا میں واپس لایا ہے۔ اٹھو اور اپنا اپنا حصہ لو ورنہ مر جاؤگے اور روحانی موت تمہیں قیامت تک نہ چھوڑے گی چنانچہ وہ ان الفاظ میں اپنی طرف دعوت کرتا ہے یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحب السبت نساء رکوع ۸ سنو اور خبردار ہو جاؤ تمام وہ جن کو کہ کتابیں مل چکی ہیں تم سب کے سب ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا تا اسی مذہب کی تصدیق ہو جو تمہارے پاس ہے۔ (باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

۱۲- ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ واذ قال ربک للملائکۃ پڑھا۔ فرمایا +

دنیا میں خلیفے پیدا ہوے ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ چار قسم کے آدمیوں پر تصریح کی ہے جناب الٰہی نے ایک حضرت آدم کو فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنی ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ ایک حضرت داؤد کو فرمایا یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ بنایا+ ایک سارے جہان کے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا۔ ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون۔ ہر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمہارے اعمال کیسے ہونگے۔ ایک دفعہ جب میرا بیٹا پیدا ہوا۔ (اگر وہ نہ ہوتا تو اسوقت ایک شخص تھا جس کا خیال تھا میں ہی وارث ہو جاؤنگا) تو کسی نے اس شخص سے بھی ذکر کردیا۔ اسکو بڑا رنج ہوا۔ اور بے ساختہ اس کے مُنہ سے نکل گیا۔ کہ یہ بدبخت کہاں سے پیدا ہوگیا۔ میری تو ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ مگر آج میں دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل لاولد ہے۔ نہ لڑکی نہ لڑکا۔ اور پھر خدا کا ایسا فضل ہے کہ اک باغ لگادیا +

سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اُس نے۔ داؤد کو بنایا تو اس نے۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے پھر حضرت نبی کریم کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا +

جو مومنوں میں سے خلیفے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو۔ اسکی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے +

جناب الٰہی نے ملائکہ کو فرمایا۔ کہ میں خلیفہ بناؤں گا۔ کیونکہ وہ اپنے مقربین کو کسی آیندہ معاملہ کی نسبت جب چاہے اطلاع دیتا ہے ان کو اعتراض سوجھا۔ جو ادب سے پیش کیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا حضرت صاحب نے دعوےٰ تو کیا ہے مگر بڑے بڑے علماء اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ خواہ کتنے بڑے ہیں مگر فرشتوں سے بڑھ کر تو نہیں۔ اعتراض تو انھوں نے بھی کردیا۔ اور کہا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء۔ کیا تو اسے خلیفہ بناتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ اور خونریزی کرے۔ یہ اعتراض ہے مگر مولیٰ ہم تجھے پاک ذات سمجھتے ہیں۔ تیری حمد کرتے ہیں۔ تیری تقدیس کرتے ہیں +

خدا کا انتخاب صحیح تھا۔ مگر خدا کے انتخاب کو انکی عقلیں کب پاسکتی تھیں حضرت نبی کریم کے وقت بھی جھگڑا ہوا۔ ماکان لی من علم بالملاء الاعلیٰ اذ یختصمون۔ ادھر مکہ والوں نے کہا۔ لولا نزل ھذا القراٰن علیٰ رجل من القریتین عظیم۔ یہ دستار فضیلت کسی بڑے نمبردار کے سر پر بندھتی۔ اللہ نے اس کے رد میں ایک دلیل دی ہے۔ اھم یقسمون رحمت ربک نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ الدنیا۔ ان امیروں کو امیر کس نے بنایا۔ عظماء کو عظیم کس نے کیا آخر کہوگے خدا نے پس اسی طرح یہ کام بھی خدا نے اپنی مرضی ومصلحت سے کیا۔ پھر فرمایا۔ دو قسم کے غلام ہوتے ہیں۔ احدھما ابکم لا یقدر علیٰ شئ وھو کل علیٰ مولٰہ اینما یوجھہ لا یات بخیر گونگا کسی چیز پر قادر نہیں۔ جہاں جائے۔ کوئی خیر نہ لائے۔ دوم وہ جو یامر بالعدل وھو علیٰ صراط المستقیم۔ عدل پر چلتا۔ عدل کا حکم کرتا ہے اور صراط مستقیم پر ہے۔ اب ان میں سے وہی پسند ہوگا جو مولیٰ کا خدمتگزار ہوگا +

میں تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ اور خوب جانتا ہوں کہ رسالت کے بار اُٹھانے کے قابل کون ہے۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ تم علم میں اور ہر امر میں ہمارے محتاج ہو۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ تمہارا کوئی حق نہیں۔ کہ ہمارے کاموں پر نکتہ گیری کرو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں اور مجھے علم ہے اس کا ثبوت بھی لے لو۔ ہم آدم کو چند اسماء سکھا دیتے ہیں تم کو نہیں سکھاتے۔ دیکھیں کہ بغیر ہمارے بتانے اور سکھانے کے تم بھی وہ اسماء بتا سکو۔ فرشتوں نے عرض کیا۔ بیشک ہمیں کوئی ذاتی علم نہیں۔ علم وہی ہے جو آپ کسی کو بخشیں۔ معلوم ہوتا ہے ملائکۃ اللہ جو ہیں۔ ان کو اپنی جماعت کے بھی اسماء معلوم نہ تھے۔ جب گھر کے ممبروں کی خبر نہیں۔ تو دنیا کے کاموں میں دخل کیا دے سکینگے۔ تم سب لوگ اپنے اندر مطالعہ کرو۔ میں تو عالم الغیب نہیں۔ تم سوچو۔ کیا تم میں سے کبھی کسی نے جھوٹ بولا ہے۔ یا نہیں کسی کو جگمہ دیا ہے یا نہیں۔ کسی نے کسی سے فریب یا دھوکہ کیا ہے یا نہیں۔ بدمعاملگی کی ہے یا نہیں۔ بدنظری کی ہے یا نہیں کی۔ پھر خدا تو علیم وحکیم ہے کیا وجہ ہے اس نے تو تم سے کہا۔ غضوا من ابصارکم + کونوا مع الصادقین + ولعنۃ اللہ علی الکاذبین + لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ تم نے ان احکام کی کہانتک تعمیل کی جو دوسروں کو کہتے ہو +

تو کار زمیں را نکو ساختی۔ کہ با آسمان نیز پرداختی

اپنی حالت کو مطالعہ کرو۔ پچھلی حالت پر غور کرکے دیکھو۔ جہاں پر اعتراض کرتے ہو۔ پہلے اپنے آپکی تو خبر لو۔ اور اصلاح کرو۔ میں تم سب کو سلام علیکم کہتا ہوں۔ عید کی نماز کے بعد میری ایسی حالت ہوگئی کہ ابتک مسجد میں نماز کے لئے نہیں آسکا۔ اب بھی میں جانتا ہوں کہ میری کیا حالت ہے۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ ہونے سے بچاؤ۔ دوسرے کو جب کہو کہ پہلے خود سیدھے ہو لو +

تازہ مصری چٹھی کا اقتباس

الحمد للہ ہم یہاں خیریت سے ہیں۔ اس ہفتہ احمد بک تیمور سے ملاقات ہوئی آدمی خوش اخلاق اور ملنسار ہے اور باوجود امارت کے سادہ۔ اسکے لڑکے بھی اور وہ بھی بہت اچھی طرح پیش آئے۔ قریبًا دو گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی ہمارے ساتھ عربی میں صاف گفتگو کرتا رہا۔ فرانسیسی اور عربی زبان سے خوب واقف ہے علم دوست آدمی ہے۔ ایک لائبریری بھی رکھی ہوئی ہے۔ ہند میں آنے کا شوق ظاہر کرتا ہے۔ دیر تک ہند کے حالات دریافت کرتا رہا۔ ہمارے اور ہمارے مدرسے کے حالات سنکر بہت خوش ہوا۔ میں نے تمام کتابیں جلد کرواکے اس کو دیدی ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ جناب ان کو ضرور پڑھیں۔ جس کا انھوں نے وعدہ بھی کیا۔ ہماری تعلیم کے متعلق اس نے کہا کہ میں غور کرونگا۔ اور جہاں تک میری طاقت ہے کوشش کرونگا +

ہندوستان کی خبریں

روئداد مقدمہ کانپور

سپیشل مجسٹریٹ مسٹر سمتھ نے ۱۰۱ ملزموں پر زیر دفعات ۱۴۷ و ۱۴۹- ۳۳۳ فرد جرم لگا کر مقدمہ سشن سپرد کر دیا ہے۔ نذر محمد کابلی اور حافظ احمد اللہ صاحب کو بوجہ عدم ثبوت رہا کر دیا گیا مجروح ملزمین کا مقدمہ ہسپتال ہی میں سُنا گیا۔ اور چھ میں سے دو شخص مجروحین کے خلاف سرکار نے مقدمہ واپس لے لیا۔ مفرور ملزمین کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں+ مولوی عبدالقادر صاحب آزاد سبحانی کو زیر دفعہ ۱۲۴ اشش سپرد کر دیا گیا۔ اُنکی طرف سے ۲۰۵ گواہان صفائی کی فہرست پیش ہوئی۔ اور مسٹر مظہر الحق نے ۱۰۱ ملزمین کی صفائی کے لئے ۳۷۲ گواہوں کی فہرست پیش کی۔ سب سے اول نام سر جیمز میسٹن لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کا تھا۔ لیکن عدالت نے اُنکے نام سمن جاری کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ مسٹر مظہر الحق غالباً لفٹنٹ گورنر کی طلبی کا سوال اب عدالت سشن میں اُٹھائینگے۔ آنریبل مسٹر رضا علی کونسل صوبجات متحدہ میں مقدمہ کانپور کے متعلق ۱۵ ستمبر کو ۹ سوالات پوچھنے والے ہیں۔ وائسریگل کونسل میں بھی آنریبل مسٹر قمر الہدیٰ نے مسجد کے متعلق سوال کیا۔ جس کا جواب سرکار کیطرف سے یہ دیا گیا۔ کہ مذہبی اعتقادات و رسوم کے متعلق گورنمنٹ کی وہی پالیسی ہے جس کا اعلان ۱۸۵۸ء میں ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کرچکی ہیں+ عدالت سشن کے لئے گورنمنٹ ایک خاص جج مقرر مقرر کرنے والی ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۸ اکتوبر سے شروع ہوگی۔ بعد کے چالان کردہ ملزمین کو شامل کر کے ماخوذین کی کل تعداد ۱۰۵ ہے+

(۱) ناچ کے خلاف جدوجہد۔ امریکن مشنریوں کی سوسائٹی پریسبٹیرین اسمبلیز کمیشن نے ناچ کے خلاف حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت روانہ کی گئی ہے+

(۲) ہزآنر کا دورہ۔ ہزآنر لفٹنٹ گورنر پنجاب ۴۔ نومبر کو یا اس کے قریب امرتسر میں نزول اجلال فرمائینگے+

(۳) بندوبست۔ ضلع کانگڑہ کی تحصیلوں کا بندوبست بھی گورنمنٹ پنجاب نے منظور کرلیا ہے جو اس موسم سرما میں شروع ہوگا+

(۴) اس مضمون کا تار شائع ہوا ہے کہ غالباً سرحد برہما سے ایک انگریز کا سر "دہی سٹینگ" میں لایا گیا۔ اس معاملہ کو دبا دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر فرنچ مشنری تحقیقات پر زور دیتے ہیں+

(۵) نواب صاحب رامپور کے بھائی پرنس ناصر علی خاں نے ولایت میں جس انگریز لڑکی کے ساتھ شادی کی تھی۔ اب پھر یہ ناٹک میں شامل ہوگئی ہے۔ پرنس ناصر علی صاحب نے شادی کے وقت اس کو تین لاکھ روپیہ کا زیور دیا تھا+

(۶) بندرگاہ کوکاناڈا واقع مدراس سے مسٹر کوبر نے اب چند جہازوں میں افیون پکڑی ہے تحقیقات جاری ہے+

(۷) ہفتہ مختتمہ ۱۶- اگست میں گزشتہ تین سال کے اسی ہفتہ کی نسبت امسال ۱۰ لاکھ روپیہ آمدنی میں خسارہ رہا ہے اور یکم اپریل سے ۱۶- اگست تک ۲۶ لاکھ روپیہ کا گھاٹا ہوا ہے+

(۸) ڈیرہ غازیخان جو نئے موقعہ پر آباد کیا گیا ہے۔ اسے میونسپلٹی بھی عطا کی گئی ہے+

(۹) کرنل ڈبلیو ار۔ ایم ہالرائڈ سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کا ولایت میں انتقال ہوگیا+

(۱۰) موسم ہند۔ پنجشنبہ کی موسمی رپورٹ سے منکشف ہوتا ہے کہ برہما اور شمال مشرقی ہند کے سوا بہت کم بارش ہوئی۔ البتہ دکن۔ وسط ہند۔ ممالک متوسط اور راجپوتانہ میں خفیف ہوا۔ جو فائدہ سے خالی نہیں۔ خوشاب۔ لائلپور۔ منٹگمری پشاور میں بھی باران رحمت کا نزول یا بارش کے مزید آثار اگرچہ ہویدا ہیں مگر خفیف+

(۱۱) ضلع انبالہ سے ڈیڑھ سو جاتری نینا دیوی کے درشن کو ضلع ہوشیارپور جا رہے تھے راستہ میں ایک چھوٹے سے دریائے سرسہ نامی کو عبور کرتے ہوئے جب وسط میں پہنچے تو پانی کا ایسا ریلا آیا کہ سر سے گذر گیا۔ اور سب غرق ہوگئے+

(۱۲) سر ہنری میکموہن جبکہ کانفرنس تبت میں نشست فرمائینگے تو انکی جگہ سکرٹری صیغہ خارجہ گورنمنٹ ہند کا کام عارضی طور پر مسٹر جے۔ بی۔ وڈ۔ ریزیڈنٹ اندور انجام دینگے+

(۱۳) لنڈن کی عدالت میں کتھی سنگھ نامی ایک ہندوستانی نے لفٹنٹ کرنل ایچ۔ جے ایم میک اینڈرو پر زدوکوب کرنے کا جو دعویٰ کیا تھا۔ اس میں عدالت نے مدعی کو ۵۰ پونڈ دلا کر مقدمہ کا فیصلہ راضی نامہ سے کرا دیا+

(۱۴) ہندو یونیورسٹی کے متعلق جنوری میں امپیریل کونسل میں قانون پاس ہو جائے گا۔ اور مارچ میں حضور وائسرائے سنگ بنیاد رکھ فرمائینگے۔ دریائے گنگا کے دوسری طرف قلعہ رام نگر کے سامنے یونیورسٹی کا موقعہ تجویز کیا گیا ہے۔ سنٹرل ہندو کالج کی عمارت ممکن ہے کہ زنانہ کالج میں منتقل ہو جائے+

(۱۵) عید کے روز باوجود "پبلک ہولی" (عام تعطیل) ہونے کے بمبئی میں ایلفنسٹن سکول کھولا گیا تھا+

(۱۶) ٹراونکور کی مجلس قانون سازی میں آجکل عیسائیوں کی جانشینی و وراثت کا مسودہ زیر غور ہے جسکی تائید میں وہاں کے عیسائیوں کا ڈیپوٹیشن دیوان ریاست کی خدمت میں پیش ہوا+

(۱۷) انڈین ٹیلیگراف ایکٹ کی دفعہ ۲۴ میں سرکار نے یہ اصلاح کی ہے کہ پیغام تار برقی کے ہر ایک پتہ پر کم سے کم دو لفظ ہونے چاہئیں جس میں نام اور تار آفس کا مقام یہ دو تو لفظ محصول سے بری رہینگے اور مقام کا نام خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ مثلاً سیبن برج جنکشن۔ ایم۔ ایس۔ ایم۔ یہ ایک لفظ شمار ہوگا+

(۱۸) تقریروں کے بعد قرار پایا۔ کہ ایک اسلامی انجمن بنام انجمن تحفظ مسجد کانپور بدیں غرض بنائی جائے کہ وہ مسجد مچھلی بازار کو تمام و کمال محفوظ رکھنے کے متعلق جملہ پہلوؤں میں ضروری کوششیں عمل میں لائے+

(۱۹) علیحدگی اختیارات۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں عدالتی و انتظامی اختیارات کی علیحدگی فوراً عمل میں لانے اور ہندیان جنوبی افریقہ کی تکالیف دور کرانے پر گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی+

(۲۰) نواب دیر اور اسکے رفیق خان آف کہار نے لکیا دلی گل کو سخت لڑائی کے بعد شکست دیکر "بی بی اور" پر قبضہ کرلیا۔ پھر ایک اور مقام پر متسلط ہوئے۔ اور بعدہٗ شب کو دیر پر بھی نواب قابض ہوگیا+

(۲۱) لائلپور تحصیل سمندری سے ۲۳۱ دیہات نکالکر ایک نئی تحصیل بنام جڑانوالی قائم کی گئی ہے۔ جو ضلع لائلپور سے متعلق ہوگی+

(۲۲) ہندوستان و سیلون ریلوے۔ حضور وائسرائے ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء کو اس ریلوے کا افتتاح کرینگے۔ گورنر مدراس و گورنر سیلون بھی اس تقریب پر حصہ لینگے+

(۲۳) سازش باریسال۔ اس مقدمہ سازش میں پانچ ماخوذین بوجہ عدم ثبوت بری ہوئے۔ ملزموں نے زاد راہ مانگا۔ جو دیا گیا+

(۲۴) ہندوستان اور نوآبادیوں کی پولیس سروس کے امتحان مقابلہ میں ۳۸- امیدوار کامیاب ہوگئے ہیں۔ اور یہ سب انگریز ہیں+

(۲۵) برہما میں طغیانی سے نقصان۔ ضلع امرشیڈ کی فصل کو ۷۵ ہزار ایکڑ اراضی پر طغیانی سے نقصان پہنچا ہے۔ نیز ضلع تانگو میں پھر طغیانی آئی ہے+

(۲۶) مدراس کی خبر ہے کہ کشتی کے اُلٹ جانے سے ساٹھ مرد عورتیں اور بچے دریا میں جا پڑے۔ جن میں سے اکثر غرق ہوگئے+

(۲۷) ڈاکہ۔ کوٹلی عبدالرحمٰن نامی گاؤں میں جو شالامار کے قریب واقع ہے۔ ۲ ستمبر کی شب کو سات ڈاکو بادا لال داس کے گھر داخل ہوئے یہ لٹھوں کے علاوہ ایک بندوق بھی رکھتے تھے۔ عورتوں کے زیورات اتار لئے [illegible]